بسم الله الرحمن الرحيم　　نحمده ونصلي علىٰ رسوله الكريم　　وعلىٰ عبده المسيح الموعودؑ

MONTHLY MISHKAT QADIAN

ماہانہ

مشکوٰۃ

قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جلد ۱۹　　تبوک ۱۳۷۹ ہجری شمسی بمطابق ستمبر ۲۰۰۰ء　　شمارہ ۹

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک : 60روپے
بیرون ملک : 20امریکن $
یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ : 5روپے

اداریہ	2	انار برائے صدبیمار	18
فی رحاب تفسیر القرآن	3	پرواز کے پر پیدا کر (نظم)	20
کلام الامام	4	جامعہ احمدیہ کے طلباء راجستھان میں	21
عربی منظوم کلام	5	اخبار مجالس	27
وہ خزائن جو ہزاروں سال سے...	6	لطائف	31
خدام احمدیت (نظم)	9	وصایا	36
قرآن مجید، ایک تعارف	10	پروگرام اجتماع	38
اقوال حکماء	17		

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

نگران : محمد نسیم خان
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
زین الدین حامد

نائبین
نصیر احمد عارف
عطاء الٰہی احسن غوری

مینجر : قاری نواب احمد گنگوہی
پرنٹر و پبلشر : منیر احمد حافظ آبادی M.A
کمپیوٹر کمپوزنگ : عطاء الٰہی احسن غوری۔
سید اعجاز احمد
دفتری امور : طاہر احمد چیمہ
مقام اشاعت : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
مطبع : فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان

Printed at Fazle Umar Press Qadian and Published by Meneer Ahmad Hafizabadi for Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat

اداریہ

اجتماعات کی اہمیت وبرکات

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت و منظوری سے ہر سال کی طرح اس سال بھی ذیلی تنظیموں کے اجتماعات قادیان کی مقدس بستی میں 23 تا 27 ستمبر 2000ء کو منعقد ہو رہے ہیں۔ یعنی ۲۳ اور ۲۴ تاریخ کو مجلس انصار اللہ بھارت اور ۲۵، ۲۶ اور ۲۷ تاریخ کو خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت اور لجنہ اماء اللہ بھارت و ناصرات الاحمدیہ بھارت کے اجتماعات ہونگے۔ اللہ تعالیٰ ان اجتماعات کو ہر لحاظ سے مبارک فرمائے اور وہ تمام اغراض و مقاصد حاصل ہوں جن اغراض و مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ اجتماعات منعقد کئے جاتے ہیں۔

نووار دین کی معلومات میں اضافہ کے لئے یہاں یہ ذکر کرنا نامناسب نہ ہوگا کہ جماعت احمدیہ میں ذیلی تنظیموں سے کیا مراد ہے۔ اور کن اغراض و مقاصد کے لئے یہ تنظیمیں قائم کی گئی ہیں، مختصراً عرض ہے کہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی 'مصلح موعود' کے مصداق ہیں جماعتی تعلیم و تربیت کے لئے افراد جماعت کو ان کی زندگی کے مختلف مراحل کو دھیان میں رکھتے ہوئے یعنی طفولت ۔شباب۔ کہولت اور کبر سنی کے مطابق ان کی تقسیم فرمائی تاکہ ہر عمر میں ان کی صلاحیتوں اور فہم و فراست اور شعور کے مطابق ان اغراض کے حصول کے لئے جد جہد کر سکیں جن اغراض و مقاصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ اس تقسیم کی تفصیل یہ ہے:

۱۵ سال تک کے بچے مجلس اطفال الاحمدیہ کے ممبر ہونگے۔
۱۶ تا ۴۰ سال کے جوان مجلس خدام الاحمدیہ میں شامل ہونگے۔
۴۱ تا تاحیات مجلس انصار اللہ کی تنظیم میں منسلک ہونگے۔

اسی طرح عورتوں کی تعلیم و تربیت کے لئے درج ذیل تنظیم قائم فرمائی۔ ۱۸ سال تک کی بچیاں ناصرات الاحمدیہ کہلاتی ہیں۔ اس کے بعد کی عمر کی عورتیں تاحیات لجنہ اماء اللہ کی ممبر ہوتی ہیں۔

یہ تمام تنظیمیں اپنے اپنے لائحہ عمل کے مطابق، اپنے اپنے پروگرام کے مطابق اس ہدف کو پانے کی کوشش کرتی ہیں جو جماعت کی طرف سے ان کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔

چنانچہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ساری دنیا میں جماعت کی تعلیمی و تربیتی و تبلیغی شعبوں میں یہ تنظیمیں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ ان تنظیموں کے قیام کے تعلق سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"میں نے چالیس سال سے کم عمر والوں کے لئے خدام الاحمدیہ اور زیادہ عمر والوں کے لئے مجلس انصار اللہ قائم کی ہے یا پھر عورتیں ہیں ان کے لئے لجنہ اماء اللہ قائم کی ہے۔ میری غرض ان تحریکات سے یہ ہے کہ جو قوم بھی اصلاح وارشاد کے کام میں پڑتی ہے اس کے اندر ایک جوش پیدا ہو جاتا ہے کہ اور لوگ ان کے ساتھ شامل ہوں اور یہ خواہش کہ اور لوگ

(باقی صفحہ 33 پر)

"رَسُولٌ مِنَ اللّٰهِ یَتْلُوا صُحُفًا مطهرۃً فِیھا کتبٌ قیّمۃٌ"

یعنی اللہ (کی طرف) سے آنے والا ایک رسول جو انہیں ایسے پاکیزہ صحیفے پڑھ کر سناتا ہے جنمیں قائم رہنے والے احکام ہوں (البینۃ:۴)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"در حقیقت قرآن کریم میں ایک بہت بڑی خوبی ہے کہ جب وہ کوئی مضمون لیتا ہے تو اس کے تمام متعلقہ مضامین کو اس کے نیچے تہ بہ تہ جمع کر دیتا ہے بالکل اسی طرح جس طرح زمین کے طبقات ہوتے ہیں... وہ سب مطالب جو قرآنی الفاظ کی تہوں میں چھپے ہوئے ہیں اگر باہر نکال لئے جاتے اور ظاہری الفاظ میں انہیں بیان کیا جاتا تو جیسے اس زمین کے اندر کی چیزیں اگر باہر آجائیں تو وہ چیزیں پھیل کر سینکڑوں میل کا علاقہ رُک جاتا اسی طرح قرآن کریم بھی اتنا پھیل جاتا کہ کوئی انسان اسے پڑھ نہ سکتا اور یہ کتاب نہ رہتی بلکہ ایک عظیم الشان لائبریری ہو جاتی اور اس میں ہزاروں کتب رکھی ہوئی ہوتیں۔ ایک نسل انسانی کہہ دیتی کہ ہم نے اس کے پانچ سو صفحات پڑھے ہیں دوسری کہتی ہم نے اس کے ایک ہزار صفحات پڑھے ہیں لیکن اب قرآن کریم ایک چھوٹی سی کتاب کی شکل میں ہے اور زمین کی طرح اسکی ایک تہ کے نیچے ایک مضمون ہے، دوسری تہ کے نیچے دوسرا مضمون ہے، تیسری تہ کے نیچے تیسرا مضمون ہے اور اسی طرح تھوڑے سے الفاظ میں ہزاروں مضامین بیان کر دئے گئے ہیں۔ حفظ کرنیوالے اسے آسانی سے حفظ کر سکتے ہیں اور پڑھنے والے اسے جلدی جلدی پڑھ لیتے ہیں۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قرآن کریم نے کہا ہے کہ فِیْهَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ یعنی اس کے اندر تمام ایسی تعلیمیں پائی جاتی ہیں جو قیامت تک کام آنے والی ہیں اور کوئی ایسی تعلیم جو دائمی ہو اس سے باہر نہیں رہی۔ اسی شان اور عظمت کے اظہار کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک نام قرآن مجید بھی رکھا اور دُنیا میں یہ اعلان فرمادیا وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَۃٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَۃُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ (لقمٰن:۲۸) یعنی زمین میں تمہیں جس قدر درخت دکھائی دیتے ہیں اگر ان تمام کو کاٹ کاٹ کر قلمیں بنالیا جائے اور سمندر سیاہی بنادیا جائے اور پھر اور سمندروں کا پانی بھی سیاہی بنادیا جائے اور ان قلموں اور سیاہی سے اللہ تعالیٰ کے کلمات لکھے جائیں تو دُنیا بھر کے درختوں اور باغات کے درختوں کی قلمیں ٹوٹ جائیں گی اور ساتوں سمندروں کی سیاہی ختم ہو جائے گی مگر قرآنی سمندر پھر بھی بھرا ہوا ہی دکھائی دے گا اور اس کے معارف کبھی ختم ہونے میں نہیں آئیں گے کیونکہ جس طرح خدا مجید ہے اسی طرح یہ قرآن بھی مجید ہے (البروج) اور بڑی شان اور عظمت کا کلام ہے۔ دُنیا پر کوئی زمانہ ایسا نہیں آسکتا جس میں قرآن مجید لوگوں کی رہنمائی کرنے سے قاصر ہو وہ ہر زمانہ میں ایک نئی شان سے جلوہ گر ہوتا ہے اور مخالفین اسلام کی آنکھوں کو اپنی چمک سے خیرہ کر دیتا ہے۔ وہ تورات اور ژند اوستا اور وید کی طرح ایک مردہ کتاب نہیں جو ہر زمانہ کی مشکلات کا حل پیش کرنے سے قاصر ہو بلکہ وہ ایک زندہ کتاب ہے جس سے ہر زمانہ میں زندگی کا تازہ سامان لوگوں کو میسر آسکتا ہے اور وہ معارف اور حقائق کا ایک ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم ہونے میں نہیں آسکتا"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوم صفحہ: ۳۵۶-۳۵۸)

کلام الامام

سب سے ضروری اور حساب کے لائق جو شئے ہے وہ عمر ہی تو ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"موت کیا دور ہے ؟ جس کی پچاس برس کی عمر ہو چکی ہے۔ اگر وہ زندگی پالے گا تو دو چار برس اور پا لے گا یا زیادہ سے زیادہ دس برس۔ اور آخر مرنا ہو گا۔ موت ایک یقینی شے ہے جس سے ہر گز ہر گز کوئی بچ نہیں سکتا۔ میں دیکھتا ہوں کہ لوگ روپیہ پیسہ کے حساب میں ایسے غلطاں پیچاں رہتے ہیں کہ کچھ حد نہیں، مگر عمر کا حساب کبھی نہیں کرتے۔ بد بخت ہے وہ انسان جس کو عمر کے حساب کی طرف توجہ نہ ہو۔ سب سے ضروری اور حساب کے لائق جو شے ہے وہ عمر ہی تو ہے۔ ایسا نہ ہو کہ موت آجائے اور یہ حسرت لے کر دنیا سے کوچ کرے۔ قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ جیسے بہشتی زندگی اسی دنیا سے شروع ہو جاتی ہے۔ جہنم کی زندگی بھی یہاں ہی سے شروع ہو جاتی ہے۔ جب انسان حسرت کے ساتھ مرتا ہے، تو بہت بڑے جہنم میں ہوتا ہے۔ جب دیکھتا ہے کہ اب چلا۔ ہیضہ، طاعون، محرقہ یا خفقان یا کسی اور شدید مرض میں مبتلا ہوتا ہے، تو موت سے پہلے ایک موت وارد ہو جاتی ہے۔ جو دل اور روح کو فرسودہ کر دیتی ہے۔ اور وہ بھی حسرت ہوتی ہے۔ بعض امراض ایسے ہیں کہ دو منٹ میں دم لینے نہیں دیتے۔ اور جھٹ پٹ کام تمام کر دیتے ہیں۔ جس نے ایک دن بھی مطالعہ کیا کہ میں مرنے والا جانور ہوں وہ اس عذاب سے بچنے کی فکر میں ہوا جو انسان کو حسرت کے رنگ میں کھا جاتا ہے۔

... یقیناً یاد رکھو کہ دنیا کوئی چیز نہیں۔ کون کہ سکتا ہے کہ ہم سب جو اس وقت یہاں موجود ہیں، سال آئندہ میں بھی ضرور ہوں گے۔ بہت سے ہمارے دوست جو پچھلے سال موجود تھے آج نہیں ہیں۔ انہیں کیا معلوم تھا کہ اگلے سال ہم نہ ہونگے۔ اسی طرح اب کون کہ سکتا ہے کہ ہم ضرور ہونگے اور کس کو معلوم ہے کہ مرنے والوں کی فہرست میں کس کس کا نام ہے۔ پس بڑا ہی مورکھ اور نادان ہے وہ شخص جو مرنے سے پہلے خدا سے صلح نہیں کرتا اور جھوٹی برادری کو نہیں چھوڑتا۔"

(ملفوظات جلد اول ص 427)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی منظوم کلام

إِنِّی تَرَکْتُ النَّفْسَ مَعَ جَذَبَاتِهَا

(میں نے اپنے نفس کو اسکے جذبات سمیت چھوڑ دیا)

أَنْتَ الَّذِیْ قَدْ کَانَ مَقْصِدَ مُهْجَتِی | فِی کُلِّ رَشْحِ الْقَلَمِ وَالْإِمْلَاءِ

تو ہی تو میری جان کا مقصود تھا قلم کے ہر قطرہ (روشنائی اور لکھائی ہوئی تحریر میں۔

لَمَّا رَأَیْتُ کَمَالَ لُطْفِکَ وَالنَّدَا | ذَهَبَ الْبَلَاءُ فَمَا أُحِسُّ بَلَائِی

جب میں نے تیرے لطف کا کمال اور بخششیں دیکھیں تو مصیبت دور ہو گئی اور (اب) میں اپنی مصیبت کو محسوس ہی نہیں کرتا۔

إِنِّیْ تَرَکْتُ النَّفْسَ مَعَ جَذَبَاتِهَا | لَمَّا أَتَانِیْ طَالِبُ الطُّلَبَاءِ

میں نے نفس کو اس کے جذبات سمیت چھوڑ دیا جب میرے پاس طالبوں کا طالب آیا۔

مُتْنَا بِمَوْتٍ لَا یَرَاهُ عَدُوُّنَا | بَعُدَتْ جَنَازَتُنَا مِنَ الْأَحْیَاءِ

ہم ایسی موت سے مر چکے ہیں جس کو ہمارا دشمن نہیں دیکھ سکتا۔ ہمارا جنازہ زندوں سے بہت دور ہو گیا ہے۔

لَوْلَمْ یَکُنْ رُحْمُ الْمُهَیْمِنِ کَافِلِیْ | کَادَتْ تُعَفِّیْنِی سُیُوْلُ بُکَائِی

اگر خدائے مہیمن کی شفقت میری کفیل نہ ہوتی تو قریب تھا کہ میری گریہ وزاری کے سیلاب میری ہستی کو مٹا دیتے۔

نَتْلُوْ ضِیَاءَ الْحَقِّ عِنْدَ وُضُوْحِهٖ | لَسْنَا بِمُبْتَاعِ الدُّجٰی بِبَرَاءِ

ہم حق تعالیٰ کے نور کی اس کے ظاہر ہونے کے وقت پیروی کرتے ہیں ہم مہینہ کی پہلی رات کے بدلے تاریکی کے خریدار نہیں ہیں۔

نَفْسِیْ نَأَتْ عَنْ کُلِّ مَا هُوَ مُظْلِمٌ | فَأَنَخْتُ عِنْدَ مُنَوِّرِیْ وَجْنَائِی

میری جان ہر اس چیز سے دور ہے جو تاریک ہے۔ میں نے اپنی مضبوط اونٹنی کو اپنے روشن کرنے والے کے پاس بٹھا دیا ہے۔

لَمَّا رَأَیْتُ النَّفْسَ سَدَّ مَحَجَّتِیْ | أَسْلَمْتُهَا کَالْمَیْتِ فِی الْبَیْدَاءِ

جب میں نے دیکھا کہ نفس نے میرا راستہ روک رکھا ہے تو میں نے اس کو (اس طرح) چھوڑ دیا جیسے مردہ بیابان میں پڑا ہوا ہو۔

إِنِّیْ شَرِبْتُ کُئُوْسَ مَوْتٍ لِلْهُدٰی | فَرَأَیْتُ بَعْدَ الْمَوْتِ عَیْنَ بَقَائِی

میں نے ہدایت کی خاطر موت کے جام نوش کئے پس میں نے موت کے بعد (ہی) اپنی بقاء کا چشمہ دیکھا۔

(منن الرحمٰن)

قسط پنجم

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے

(عطاالٰہی احسن غوری قادیان)

تعارف براہین احمدیہ

براہین احمدیہ جلد سوئم

پچھلی قسط میں برہمو سماج کے عقائد کا رد چل رہا تھا ۔ حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں کہ صرف عقل اور نیچر سے انسان کامل معرفت کو نہیں پا سکتا بلکہ اس کے لئے اسے الہام الٰہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اس زمانہ میں قرآن شریف ہی واحد ایسی کتاب ہے جو انسان کے تمام وساوس کا ازالہ کر کے کامل معرفت تک پہنچاتی ہے۔

وسوسۂ ہفتم :

"کسی کتاب پر علم الٰہی کی ساری حقیقتیں ختم نہیں ہو سکتیں پھر کیونکر امید کی جائے کہ ناقص کتابیں کامل معرفت تک پہنچادیں گی۔"

جواب : حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ اعتراض تو تب قابل قبول ہوگا جب کہ کوئی حضرت ایسی صداقت اپنی عقل سے ایجاد کر دکھائیں کہ یہ قرآن میں موجود نہیں لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتے کیونکہ قرآن شریف تو صاف دعویٰ کر رہا ہے :

ما فرطنا فی الکتاب من شیء

یعنی کوئی صداقت علم الٰہی کے متعلق جو انسان کے لئے ضروری ہے۔ اس کتاب سے باہر نہیں۔

اسی طرح فرمایا :

کتاب احکمت اٰیاته ثم فصلت من لدن حکیم خبیر

وسوسۂ ہشتم

انسان کو خدا کا ہم کلام تجویز کرنا ادب سے دور ہے۔ فانی کو ذات ازلی ابدی سے کیا نسبت اور مشت خاک کو خدا کے وجود سے کیا مشابہت ؟

جواب : یہ وسوسہ بھی بالکل بودا ہے۔ یہ بات تو تمام مذاہب والے حتی کہ برہمو سماج والے بھی قبول کرتے ہیں کہ انسان کی پیدائش اس طور سے ہوئی ہے کہ وہ خدا کی معرفت کی پیاسی اور بھوکی ہے۔ لیکن کیا خدا اتنا ظالم ہے کہ ایک طرف انسان کے اندر اپنی محبت کی تڑپ ڈال دی لیکن دوسری طرف سے اپنے کلام سے محروم کر دیا۔ آپ فرماتے ہیں :

"...خیال کرنا چاہئے کہ ایسا خیال کس قدر بیہودہ ہے کیا جس نے انسان کو اپنے تقرب کی استعداد بخشی اور اپنی محبت اور عشق کے جذبات سے بے قرار کر دیا۔ اس کے کلام کے فیضان سے اس کا طالب محروم رہ سکتا ہے ؟ کیا یہ صحیح ہے کہ خدا کا عشق اور خدا کی محبت اور خدا کے لئے بے خود اور محو ہو جانا یہ سب ممکن اور جائز ہے اور خدا کی شان میں کچھ حرج

نہیں۔ مگر اپنے محبّ صادق کے دل پر خدا کا الہام نازل ہونا غیر ممکن کہ اور ناجائز ہے اور خدا کی شان میں حارج ہے۔
(ص 231)

وسوسہ نہم :

یہ اعتقاد کہ خدا آسمان سے اپنا کلام نازل کرتا ہے یہ بالکل درست نہیں کیونکہ قوانین نیچر یہ اس کی تصدیق نہیں کرتے اور کوئی آواز اوپر سے نیچے کو آتی ہم کبھی نہیں سنتے۔ بلکہ صرف الہام ان خیالات کا نام ہے کہ جو فکر اور نظر کے استعمال سے عقلمند لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں وبس۔

جواب : حضور فرماتے ہیں کہ ثابت شدہ چیز کو ناممکن کہنا حد درجہ کی غلطی ہے۔ خصوصاً اس بات کو جس کو صدہا صاحب معرفت لوگوں نے مشاہدہ کیا۔ اگر کوئی شخص اس سے واقف نہیں تو یہ اس کا اپنا قصور ہے۔ مثلاً کسی شخص پر مقناطیس کی صفت معلوم نہ ہو اور وہ یہ کہے کہ نیچر میں ہمیں اس قسم کی کشش کہ ایک پتھر دوسرے کو کھینچے نظر نہیں آتی اس لئے یہ بات غلط ہے کہ مقناطیس میں لوہے کو کھینچنے کی صلاحیت ہے تو اس شخص کے اس قول سے اس کی اپنی ہی حماقت ثابت ہوتی ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :

"اور یہ خیال کرنا جو فکر اور نظر کے استعمال سے لوگوں پر کھلتے ہیں وہی الہام ہیں بجز ان کے اور کوئی شے الہام نہیں یہ بھی ایک ایسا وہم ہے جس کا موجب صرف کور باطنی اور بے خبری ہے۔ اگر انسانی خیالات ہی خدا کا الہام ہوتے تو انسان خدا کی طرح بذریعہ اپنے فکر اور نظر کے امور غیبیہ معلوم کر سکتا ... بلکہ اگر وہ فکر کرتا کرتا مر بھی جائے تب بھی ان پوشیدہ باتوں کو معلوم نہیں کر سکتا کہ جو اس کی عقل اور نظر اور حواس سے وراء الوراء ہیں۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اعتراض کرے کہ جب انسان غور و فکر کرتا ہے تو عجیب عجیب حکمتیں اور تدابیر اور مطلب کی بات اسے سوجھ جاتی ہیں تو یہ اس کے دماغ میں کہاں سے پڑتی ہیں۔ اس کا جواب دیتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خیالات خلق اللہ ہیں امر اللہ نہیں۔ خلق اور امر میں ایک فرق ہے۔ خلق خدا کا وہ فعل ہے کہ جب خدا تعالیٰ کسی شے کو اسباب کے ذریعہ بطور علت العلل کے پیدا کر کے اپنی طرف منسوب کرے۔ اور امر وہ ہے جو بلا توسط ہو اور اس کے اسباب خالص خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں۔ پس الہام الٰہی جو نازل ہوتا ہے اس کا نزول عالم امر سے ہے نہ کہ عالم خلق سے۔

الہام کی حقیقت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :

"خدا کا پاک کلام وہ کلام ہے کہ جو انسانی قویٰ سے بکلّی برتر و اعلیٰ ہے۔ اور کمالیت اور قدرت اور تقدس سے بھرا ہوا ہے۔ جس کے ظہور و بروز کے لئے اول شرط یہی ہے کہ بشری قوتیں بکلی معطل اور بیکار ہوں۔ نہ فکر ہو نہ نظر ہو۔ بلکہ انسان مثل میت کے ہو۔ اور سب اسباب منقطع ہوں۔ اور خدا جس کا وجود واقعی اور حقیقی ہے۔ آپ اپنے کلام کو اپنے خاص ارادہ سے کسی کے دل پر نازل کرے۔ پس سمجھنا چاہئے کہ جس طرح روشنی صرف آسمان سے آتی ہے آنکھ کے اندر سے پیدا نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح نور الہام کا بھی خاص خدا کی طرف سے اور اس کے ارادہ سے نازل ہوتا ہے۔ یونہی اندر سے جوش

نہیں مارتا۔ جبکہ خدا فی الواقع موجود ہے اور فی الواقع وہ دیکھتا سنتا۔ جانتا کلام کرتا ہے۔ تو پھر اس کا کلام اسی حی و قیوم کی طرف سے نازل ہونا چاہئے نہ یہ کہ انسان کے اپنے ہی خیالات خدا کا کلام بن جائیں۔ ہمارے اندر سے وہی خیالات بھلے یا برے جوش مارتے ہیں کہ جو ہمارے اندازۂ فطرت کے مطابق ہمارے اندر سمائے ہوئے ہیں۔ مگر خدا کے بے انتہا علم اور بے شمار حکمتیں ہمارے دل میں کیونکر سما سکیں۔۔۔۔۔ کیا یہ ممکن ہے کہ انسان کا دل خدا کے جمیع کمالات کا جامع ہو جائے؟۔"

(ص238)

اللہ تعالیٰ اسلام میں ہمیشہ سے ایسا وجود پیدا کرتا چلا گیا اور پیدا کرتا چلا جائیگا جن کو وہ اس غیب سے اطلاع دیتا ہے جو اسی قادر خدا کا خاصہ ہے اور بجز خدا کے اس کا علم کوئی نہیں رکھتا مگر وہی اس کے متعلق کچھ بیان کر سکتا ہے جس کو وہ کسی قدر اپنے غیب سے اطلاع دے۔ مگر یہ سوغات انہیں کے لئے ہے جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں اور قرآن شریف کی پیروی کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ بعض منجم اور کاہن اور رمال وغیرہ بھی غیب کی باتیں بتلا دیتے ہیں اور کبھی کبھار ان کی باتیں سچ بھی ہو جایا کرتی ہیں تو پھر الہام کی حقانیت کس طرح ثابت ہو؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اس کے جواب میں سمجھنا چاہئے کہ یہ تمام فرقے جن کا اوپر ذکر ہوا صرف ظن اور تخمین بلکہ وہم پرستی سے باتیں کرتے ہیں یقینی اور قطعی علم ان کو ہرگز نہیں ہوتا۔ اور نہ ان کا ایسا دعویٰ ہوتا ہے۔ اور بعض حوادث کو تیّہ سے جو یہ لوگ اطلاع دیتے ہیں تو ان کی پیش گوئیوں کا ماخذ صرف علامات و اسباب ظنیہ ہوتے ہیں جنہوں نے قطع اور یقین کے مرتبہ سے مس بھی نہیں کیا ہوتا اور احتمال تلبیس اور اشتباہ اور خطا کا ان سے مرتفع نہیں ہوتا۔ بلکہ اکثر ان کی خبریں سراسر بے اصل اور بے بنیاد اور دروغ محض نکلتی ہیں۔۔۔۔ اور خدا کی طرف سے کوئی برکت اور عزت اور نصرت ان کے شامل حال نہیں ہوتی۔ مگر انبیاء اور اولیاء صرف نجومیوں کی طرح امور غیبیہ کو ظاہر نہیں کرتے بلکہ خدا کے کامل فضل اور بزرگ رحمت سے کہ جو ہر دم ان کے شامل حال ہوتی ہے۔ ایسی اعلیٰ پیش گوئیاں بتلاتی ہیں جن میں انوار قبولیت اور عزت کے آفتاب کی طرح چمکتے ہوئے نظر آتے ہیں اور جو عزت اور نصرت کی بشارت پر مشتمل ہوتے ہیں نہ نحوست اور نکبت پر۔ قرآن شریف کی پیشگوئیوں پر نظر ڈالو۔ تو معلوم ہو کہ وہ نجومیوں وغیرہ درماندہ لوگوں کی طرح ہرگز نہیں۔ بلکہ ان میں صریح ایک اقتدار اور جلال جوش مارتا ہوا نظر آتا ہے۔"

(ص241)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دلیل کے طور پر قرآن مجید کی چند آیات درج کی ہیں جو کہ ایسے امور غیبیہ پر مشتمل ہیں جنکا بیان کرنا بجز خدائے مطلق کے اور کسی کا کام نہیں۔ ان میں سے بعض آیات کا حوالہ : یونس ۲۔۳، الحجر :۷، الذاریات : ۵۳۔۵۴، الطور : ۳۰ وغیرہ وغیرہ

(مزید حوالوں کے لئے دیکھیں براہین احمدیہ جلد سوئم ص244)

کلام طاہر

خدامِ احمدیت

ہیں بادہ مست بادہ آشام احمدیت چلتا ہے دورِ مینا و جامِ احمدیت
تشنہ لبوں کی خاطر ہر سمت گھومتے ہیں تھامے ہوئے سبوئے گلفام احمدیت
خدام احمدیت، خدامِ احمدیت

چمکا پھر آسمان مشرق پہ نام احمد مغرب میں جگمگایا ماہِ تمام احمد
وہم وگماں سے بالا عالی مقام احمد ہم ہیں غلامِ خاک پائے غلام احمد
مرغانِ دام احمد خدامِ احمدیت

ربوہ میں آجکل ہے جاری نظام اپنا ہے قادیان لیکن لبدی مقام اپنا
تبلیغِ احمدیت دنیا میں کام اپنا دارالعمل ہے گویا عالم تمام اپنا
پوچھو جو نام اپنا خدامِ احمدیت

پھر باغ مصطفیٰ کا دھیان آیا ذوالمنن کو سینچا پھر آنسوؤں سے احمد نے اس چمن کو
آہوں کا تھا بلاوا پھولوں کی انجمن کو اور کھینچ لائے نالے مرغان خوش لحن کو
لوٹ آئے پھر وطن کو، خدامِ احمدیت

لو چھا گئیں فضا پر تکفیر کی گھٹائیں پھر دہریت کے دم سے مسموم ہیں فضائیں
پھوٹیں ہیں جا بجا پھر الحاد کی وبائیں آؤ تو ان کی زد سے اسلام کو بچائیں
زور ردعا دکھائیں، خدامِ احمدیت

اٹھو کہ ساعت آئی اور وقت جا رہا ہے پسر مسیحؑ دیکھو کب سے جگا رہا ہے
دوڑو کہ بعد مدت ازراہِ دُور جا کر وہ تیز گام آگے بڑھتا ہی جا رہا ہے
تم کو بلا رہا ہے، خدامِ احمدیت

قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

قرآن مجید۔۔ایک تعارف

(مکرم خواجہ ایاز احمد صاحب صدر شعبہ تفسیر القرآن جامعہ احمدیہ ربوہ)

"قرآن مجید دس قسم کے نظام مفردات پر مشتمل ہے:

۱) ایسے مفردات کا نظام جن میں بیان وجود باری و دلائل وجود باری کا بیان ہے۔

۲) ان مفردات کا نظام جو توحید باری و دلائل توحید باری پر مشتمل ہے۔

۳) ان مفردات کا نظام جن میں صفات اور افعال اور اعمال اور عادات اور کیفیات روحانیہ یا نفسانیہ بیان کی گئی ہیں۔

۴) ان مفردات کا نظام جو وصایا اور تعلیم اخلاق پر عقائد و حقوق اللہ و حقوق العباد اور علوم حکمیہ اور حدود اور احکام اور امر و نہی اور حقائق و معارف کے رنگ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کامل ہدایتیں ہیں۔

۵) ان مفردات کا نظام کہ نجات حقیقی کیا شئی ہے اور اس کے لئے حقیقی وسائل اور ذرائع کیا کیا ہیں۔

۶) ان مفردات کا نظام کہ اسلام کیا شئی ہے اور کفر اور شرک کیا شئی ہے۔

۷) ایسے مفردات کا نظام جو مخالفین کے تمام عقائد باطلہ کو رد کرتے ہیں۔

۸) ایسے مفردات کا نظام جو انذار و تبشیر اور وعد اور وعید اور عالم معاد کے بیان کے رنگ میں ہیں۔

۹) ایسے مفردات کا نظام جو آنحضرت ﷺ کے سوانح اور پاک صفات اور آنجناب کی پاک زندگی کے اعلیٰ نمونہ پر مشتمل ہے۔

۱۰) ایسے مفردات کا نظام جو قرآن کریم کے صفات اور تاثیرات اور اس کے ذاتی خواص کو بیان کرتے ہیں۔

(منن الرحمٰن۔روحانی خزائن جلد نمبر 9 ص 151-150)

جب سے انسان لَمْ يَكُنْ شَيْئاً مَّذْكُوراً کے دور سے گزر کر اپنی تخلیق کے بعد ارتقاء کی منازل طے کرتا ہوا اس قابل ہوا ہے کہ اپنے خالق کے کلام کو سن اور سمجھ کر اس کی منشاء کے مطابق عمل پیرا ہو سکے تا کہ اس کی تخلیق کی غرض پوری ہو جائے تب سے اللہ تعالیٰ ہر دور اور ہر علاقہ میں اس دور اور علاقہ کے حالات و مسائل سے مختص تعلیم عطا فرماتا رہا ہے جیسا کہ فرمایا وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (الرعد :۸) مگر محدود علاقہ سے متعلق ہونے اور محدود وقت کیلئے کار آمد ہونے کی وجہ سے بعد میں چونکہ ان تعلیمات کی ضرورت باقی نہ رہی تو نتیجۃً خدا تعالیٰ کی طرف سے حفاظت کا ہاتھ ان سے کھینچ لیا گیا اور وہ اپنی اصل شکل میں محفوظ نہ رہیں۔

بالآخر جب انسانی ذہن بھی اپنے ارتقاء کی تمام منازل کو طے کر کے نقطۂ کمال کو پا چکا۔ تب خدائے واحد نے جو توحید سے پیار کرتا ہے چاہا کہ آغاز کی طرح پھر تمام بنی نوع انسان کو نقطۂ واحد پر جمع کرے چنانچہ اس نے اپنے بندوں کو اپنے افضل و اکمل رسول ﷺ کے ذریعہ اپنی کامل ترین تعلیم یعنی قرآن مجید سے نوازا۔ اور فیصلہ فرمایا کہ اب یہ تعلیم کل اقوام کے لئے تا قیامت قابل عمل ہو گی۔ اس کے ہمیشہ محفوظ اور قابل عمل رہنے کا وہ منفرد وعدہ فرمایا جو اس سے قبل کسی بھی الہامی کتاب کو حاصل نہیں۔ فرمایا انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون (الحجر ایت نمبر ۱۰)

پہلی وحی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نبوت سے قبل یہ دستور تھا کہ عبادت و ذکر الٰہی کے لئے شہر سے دور ایک پہاڑ کی (جسے اب "جبل النور" کہتے ہیں) بلندی پر واقع ایک غار۔ غار حرا میں تشریف لے جاتے اور کئی دن وہیں قیام رہتا۔ حرا اصل میں غار کا نام نہیں بلکہ اس پہاڑ کا نام ہے جس میں یہ غار واقع ہے۔ یہ پہاڑ مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ (معجم البلدان جلد ۲ ص ۲۳۳)

جب زاد و توشہ ختم ہو جاتا تو گھر تشریف لاتے اور کھانے پینے کا مختصر سامان لے کر پھر اسی جگہ لوٹ جاتے اور ذکر الٰہی میں مشغول رہنے کے ساتھ ساتھ قوم کی حالت کی اصلاح کیلئے غور و فکر فرماتے۔ حتی کہ جب آپ کا جوش فرط محبت سے "ووجدک ضالاً" کی انتہا کو پہنچ گیا اور منازل "دنیٰ" طے کر لیں تو عطائے خداوندی سے "فہدیٰ" اور "فتدلٰی فکان قاب قوسین او ادنیٰ" کے مقام ارفع پر فائز کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک وحی سے نوازا اور منصب رسالت پر متمکن فرمایا۔ سب سے پہلی جو وحی نازل ہوئی اور جس طرح ہوئی آپ ﷺ سے ہی اس طرح مروی ہے۔

(ترجمہ): "فرشتہ غار حرا میں میرے پاس آیا اور کہا۔ پڑھو۔ میں نے کہا: میں پڑھا ہوا نہیں۔ اس پر اس نے مجھے سینہ سے لگا کر پورے زور سے بھینچا حتی کہ میں بے حال ہو گیا۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ اس نے پھر کہا۔ پڑھو۔ میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں۔ اس پر فرشتے نے اپنا عمل دہرایا۔ اور اس طرح تیسری مرتبہ بھی ہوا۔ پھر اس نے کہا پڑھو۔ اقرء باسم ربك الذی خلق ٥خلق الانسان من علق ٥اقرء وربك الاکرم ٥الذی علم بالقلم٥

(بخاری۔ باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ)

یعنی سب سے پہلی وحی سورہ العلق میں سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد والی چار آیات پر مشتمل ہے۔ صحیح بخاری کی مندرجہ بالا روایت اور اسی طرح دیگر مستند روایات کے مطابق اس پہلی وحی کے آغاز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نازل نہیں ہوئی۔ مگر بعض نے اس کے ساتھ ساتھ یہ شاذ روایت بھی دی ہے کہ پہلی وحی کے آغاز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بھی شامل تھی۔

پہلی وحی کب نازل ہوئی

تمام روایات قرآن مجید کے بیان کے موافق یہ بتاتی ہیں کہ یہ وحی رمضان المبارک میں نازل ہوئی جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن (البقرہ: ۱۸۶) اور انا انزلناہ فی لیلۃ القدر (القدر: ۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"میں نے جو تحقیق کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نبی ﷺ جن دنوں غار حرا میں عبادت فرمایا کرتے تھے وہ دن رمضان کے تھے اور وہیں پہلی سورہ کا جزو نازل ہوا۔"

(حقائق الفرقان جلد اول ۳۰۵)

اور اس پہلی وحی کی تاریخ نزول ۲۵ رمضان یا اس کے بعد والی دو طاق راتوں میں سے ایک بیان کی جاتی ہے۔

(تفسیر کبیر رازی جزو نمبر ۳ صفحہ ۸۴، تفسیر فتح البیان جلد اول صفحہ ۳۶۸)

کیفیت نزول

وحی قرآن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انا سنلقی علیك قولا ثقیلا (المزمل: ٦) کہ اے رسول: ہم تجھ پر قول ثقیل اتارنے والے ہیں اور یہ کلام معنوی اعتبار سے یعنی ذمہ داری کے لحاظ سے بھی بڑا بوجھل اور ثقیل تھا اور اپنی کیفیت نزول کے اعتبار سے بھی بڑا بھاری تھا۔ اسی کیفیت نزول کے بارہ میں خود ام المؤمنین حضرت عائشہ کی روایت ہے:-

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ پر وحی کیسے نازل ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ کبھی تو اس طرح جیسے مسلسل شدت سے گھنٹی کی آواز آرہی ہو۔ یہ طریق نزول مجھ پر بوجھل ترین ہے۔ مجھے پسینہ آجاتا ہے اور میں فرشتے سے وحی سن کر یاد کر لیتا ہوں۔ اور کبھی نزول وحی اس طرح ہوتا ہے کہ فرشتہ میرے سامنے آدمی کی شکل میں متمثل ہو کر آتا ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے اور میں اس کلام کو یاد کر لیتا ہوں۔ اس کے بعد حضرت عائشہؓ خود اپنا مشاہدہ بیان فرماتی ہیں کہ میں نے شدید سردی کے ایام میں آپ پر وحی اترتے وقت دیکھا ہے کہ آپ کی پیشانی سے پسینہ بہہ نکلتا تھا۔

(بخاری۔ باب کیف کان بدء الوحی)

اسی طرح کاتب وحی حضرت زید بن ثابتؓ انصاری سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول ﷺ سے اتنا قریب بیٹھا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گھٹنا میری ران پر تھا۔ اسی دوران نزول وحی کی کیفیت طاری ہوئی اور حضور کے گھٹنے کا میری ران پر اتنا بوجھ پڑا کہ مجھے خدشہ ہو گیا کہ آج میری ران کی ہڈی ٹوٹ جائیگی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ ۱۸۴)

قرآن مجید نے نزول وحی کی مندرجہ ذیل صورتیں بیان فرمائی ہیں۔ فرمایا

وما کان لبشر ان یکلمه الله الا وحیا اومن وراء حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنه مایشاء

(الشوریٰ ۵۲)

یعنی نزول وحی کبھی بغیر کسی واسطے کے ہوتا ہے اور کبھی پردہ کے پیچھے سے اور کبھی فرشتہ کے ذریعہ۔ ان میں سے کامل ترین صورت پہلی ہے جس کا اظہار واقعہ معراج کے وقت بھی ہوا۔ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر وحی الٰہی کے ساتھ محافظ ملائکہ نازل ہونے کا ذکر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک عارف باللہ کی نظر سے اسے یوں دیکھا اور بیان فرمایا ہے:

"ایک روحانی اشارہ ہے جو قرآن شریف میں پایا جاتا ہے۔ یعنی یہ کہ وہ کلام بہت سے فرشتوں کی حفاظت کے ساتھ اترا ہے۔، تو ظاہری فرشتے تو معلوم ہی ہیں مگر پاک اخلاق اور پاکیزہ حالتیں اور شوق وذوق سے بھری ہوئی وارداتیں اور درد دل اور جوش محبت اور صدق و صفا اور تبتل ووفا و توکل و رضا نیستی و فنا اور شورش ہائے عشق مولیٰ ایک قسم کے فرشتے ہی ہیں جو قادر مطلق اپنے اس افضل الرسل کے وجود میں اکمل اور اتم طور پر پیدا کئے تھے۔ اور پھر اسی کی اتباع سے ہر یک مؤمن کامل کے دل میں بھی باذنہ تعالیٰ پیدا ہو جاتے ہیں۔"

(سرمہ چشمہ آریہ، روحانی خزائن جلد ۲ حاشیہ ص ۶۹)

کتابت وحی اور قرآن

آنحضور ﷺ خود تو امی تھے اور لکھ پڑھ نہیں سکتے تھے اللہ تعالیٰ نے خود آپ کے اس وصف کو صداقت کے عظیم ثبوت کے طور پر پیش فرمایا ہے۔ فرمایا:

وما کنت تتلوا من قبله من کتب ولا تخطه بیمینك اذا لا رتاب المبطلون (العنکبوت:۴۹)

یعنی جب کہ آپ لکھنا پڑھنا جانتے ہی نہیں تھے تو گزشتہ کتب کے مطالعہ سے یا کسی اور سے سن کر خود کوئی تعلیم بنا لینے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اس لئے ایسی عظیم الشان تعلیم جس کی نظیر لانے سے تمام انسان چھوٹے بڑے مل کر بھی عاجز ہوں ولوکان بعضهم لبعض ظهیرا اگر وہ تعلیم ایک امی بے کس کی طرف سے پیش کی گئی ہو تو لازماً ایک ہی صورۃ ہے کہ وہ تعلیم منجانب اللہ عطا ہوئی ہے۔

اگرچہ اللہ تعالیٰ نے وحی قرآن کی تالیف و ترتیب اور حفاظت تمام تر اپنے ذمہ لی تھی جیسا کہ فرمایا ان علینا جمعه وقرآنه (القیامۃ: ۱۸) مگر پھر بھی سنت مقربین الٰہی کے موافق مگر ان سے بہت اعلیٰ شان کے ساتھ آپ بھی اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ ظاہری وسائل کے اللہ تعالیٰ ہی کے حکم کے مطابق استعمال سے ہرگز غافل نہ رہے اور جب کہ آپ خود لکھ پڑھ نہ سکتے تھے تو اس کے متبادل کے طور پر آپ نہ صرف متعدد صحابہ کو وحی قرآن میں سے اترنے والا حصہ یاد کروا دیتے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ جو بھی لکھنے والا جلدی میسر آتا اسے بلوا کر وہ حصہ لکھوا دیتے۔

(ترمذی ابواب التفسیر۔ تفسیر سورۃ التوبہ)

اس طرح آپ نے متعدد صحابہ کو کتابت وحی کا شرف عطا فرمایا اور اکثر یوں ہوتا کہ ایک ہی وحی متعدد صحابہ کو لکھواتے۔ پہلی وحی قرآن سورۃ العلق کی ابتدائی آیات پر مشتمل تھی۔ یہ وحی کس نے لکھی؟ روایات سے اس پہلے کاتب کا نام تو

معلوم نہیں ہوتا لیکن حضرت علیؓ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عثمانؓ ابتدائی دنوں میں ایمان لانے والوں میں شامل ہیں، لکھنا پڑھنا بھی جانتے تھے نیز کاتبین وحی میں بھی شامل تھے اس لئے غالباً پہلی وحی کی کتابت کا شرف بھی انہیں میں سے کسی کے حصہ آیا ہوگا۔ اس طرح خالدؓ بن سعید کا بالکل ابتدائی مؤمنین میں سے بھی ہیں اور ابتدائی کاتبین وحی میں سے بھی ہیں۔ چنانچہ خود ان کی بیٹی کی روایت ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سب سے پہلے میرے والد نے لکھی۔

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ جزو اول صفحہ ۴۰۶)

اگرچہ مکی دور بڑا تنگی اور تکلیف کا تھا اور نزول وحی میں آغاز میں لمبے وقفے بھی آتے رہے ہیں۔ (بخاری کیف کان بدا الوحی) مگر وحی قرآن کو باقاعدہ لکھوانے کا اہتمام جاری رہا اور اس طرح جاری رہا کہ کفار تک نے اسے تسلیم کرنے کا اظہار کیا۔ چنانچہ قرآن کریم میں کفار کا یہ قول درج ہے:

قالوا اساطیر الاولین اکتتبھا (الفرقان: ۶) کہ یہ مدعی اس کلام کو جسے وہ خدائی الہام کے طور پر پیش کرتا ہے لکھوالیتا ہے۔

یہ آیت سورۃ الفرقان کی ہے جو نبوت کے دوسرے یا تیسرے سال نازل ہوئی تھی۔ پھر ۵ یا ۶ نبوی میں حضرت عمرؓ اسلام لائے تھے۔ جس دن آپ نے اسلام قبول کیا اس دن اپنی بہن سے ایک کاغذ پر چند لکھی ہوئی آیات پڑھی تھیں۔ (الطبقات الکبریٰ جلد ۳ صفحہ ۲۶۹)

بہر حال یہ تمام ثبوت اس بات پر گواہ ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے پہلی وحی سے لیکر آخری وحی تک ایک ایک حرف قرآن کریم کا لکھوادیا تھا۔ اور یاایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک (المائدہ: ۶۸)

ترجمہ اے رسول تیرے رب کی طرف سے جو تجھ پر اتارا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا۔

آنحضرت ﷺ نے قرآن مجید کی وحی کو لکھوانے کا جو خاص اہتمام کیا اور کرایا اسے تناظر میں زیادہ اہمیت حاصل ہو جاتی ہے کہ عربوں میں لکھنے کا رواج بہت ہی کم تھا۔ جس کی بہت سی وجوہات میں سے ایک سامان کتابت کی کمی بھی ہے اور ایک وجہ ان کا اپنے غیر معمولی حافظہ پر اعتماد بھی ہے۔

قرآن مجید کی پہلی وحی میں اللہ تعالیٰ نے الذی علم بالقلم فرما کر اس وحی کو لکھنے کی طرف اشارہ فرمادیا تھا۔ نیز اقرء کا لفظ بھی اسی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں: "اقرء کے دوسرے معنی کسی لکھی ہوئی چیز کو پڑھنے کے ہوتے ہیں۔ ان معنوں کے لحاظ سے اقرء باسم ربک الذی خلق میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ قرآن ایک ایسی کتاب ہے جو لکھی جائیگی۔

چنانچہ اگر واقعات پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ قرآن دنیا میں وہ پہلی کتاب ہے جو ابتدائے نزول کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ اور وہ پیشگوئی حرف بحرف پوری بھی ہو گئی۔ چنانچہ نولڈکے میور اور وھیری تک نے یہ تسلیم کیا ہے کہ سوائے قرآن کے کوئی اور ایسی کتاب نہیں جو ابتدائے ایام میں لکھی گئی ہو۔"

(تفسیر کبیر جلد ۹ صفحہ ۲۵۰)

مندرجہ بالا سطور میں مستشرقین کے جس اعتراف کا ذکر

گزرا ہے اس کا معین حوالہ حسب ذیل ہے۔ میور لکھتا ہے :

At the moment of inspiration or shortly after, each passage was recited by Mohammad before the friends or followers who happened to be present, and was generally committed to writing by some one amongst them, at the time or after wards, upon palm leaves, leather stones, or such other rude material as conveniently came to hand."

(life of Mohomet p.500 by: Elder &Co. Waterloo place:london 1878)

نیز دیکھیں A conprehensive Commentary or Quran (از وھیری جلد ا صفحہ ۱۰۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کی ایسی تربیت فرمائی تھی اور زبانی تلاوت پر قرآن سے دیکھ کر تلاوت کرنے کی ایسی فضیلت بیان فرمائی کہ بہت سارے صحابہ نے اپنے ذاتی نسخے قرآن مجید کے لکھوا لئے یا خود لکھ لئے تھے۔ اور صحابہ کرام کو قرآن مجید سے ایسا عشق تھا کہ اسے ہروقت اپنے پاس رکھنا چاہتے تھے۔ حتی کے سفر میں جاتے تو بھی ساتھ لیکر جاتے تھے۔ مگر حالات کے پیش نظر کئی حکمتوں کے تحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن کے علاقہ میں سفر کے وقت نسخہ قرآن ساتھ رکھنے سے انہیں منع فرمادیا تھا۔

(بخاری کتاب الجہاد باب کراہیۃ السفر بالمصاحف الی ارض العدو)

عرب اپنے مزاج کے مطابق قبائل کی صورۃ میں رہتے تھے جنکا باہم رابطہ بہت کم تھا۔ ان قبائل میں کسی ایک معنی کیلئے مختلف الفاظ بھی استعمال ہوتے تھے۔ یا اگر لفظ مشترک بھی ہوتا تو لہجہ اور تلفظ میں فرق ہوتا تھا۔ سب سے وسیع اور فصیح زبان قریش کی تھی کیونکہ ام القری یعنی مرکزی بستی مکہ میں رہتے تھے جہاں سارا سال لوگ زیارت یا حج خانہ کعبہ کے لئے آتے رہتے تھے۔ اور قریش ان کے الفاظ اخذ کرتے رہتے تھے قرآن مجید کا نزول بھی لغت قریش کے مطابق ہوا ہے۔ کیونکہ علاوہ دیگر امور کے حامل وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود قبیلہ قریش سے تعلق رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ (ابراہیم: ص ۵)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں وحی قرآن کی کتابت کن اشیاء پر کی جاتی تھی؟

جس طرح آج کے زمانہ میں کاغذ عام ہے اس طرح زمانہ نبوی میں نہیں تھا بلکہ کاغذ تو تقریباً نایاب چیز تھی۔ اس لئے وحی قرآن کی کتابت کے لئے دستور عرب کے مطابق مختلف اشیاء استعمال کی جاتی تھیں۔ ان کی فہرست کسی ایک جگہ نہیں ملتی۔ بہر حال مختلف روایات کو اکٹھا کرنے سے حسب ذیل اشیاء کے نام معلوم ہوتے ہیں۔

۱۔ کھجور کی شاخ کے ڈنٹھل ۲۔ باریک سفید پتھر کی سلیں۔ ۳۔ اونٹ کے شانہ کی ہڈیاں ۴۔ اونٹ کی پسلی کی ہڈیاں ۵۔ اونٹ کی کاٹھی کی لکڑیاں۔ ۶۔ لکڑی کی تختیاں ۷۔ چمڑے

کے ٹکڑے ۸۔ کھال ۹۔ پتلی جھلی ۱۰۔ کاغذ
(بخاری کتاب فضائل القرآن باب جمع القرآن کتاب المصاحف جزو اول صفحہ ۸، ۱۰ عمدہ القاری فی شرح البخاری جلد ۲۰ صفحہ ۱۶۔ الاتقان فی علوم القرآن جزو اول صفحہ ۶۰)

کاتبین وحی

قرآن مجید کی کتابت کا شرف متعدد صحابہ کو حاصل رہا ہے۔ صرف کوئی ایک صحابی اس کام پر مقرر نہ ہوتا تھا بلکہ ایک دور میں کئی کئی صحابہ یہ شرف پاتے رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق تھا کہ جب بھی کوئی وحی قرآن نازل ہوتی تو جو لکھنے والا جلدی میسر آتا اسے بلاتے اور وہ حصہ وحی لکھوا دیتے اور بعد میں بھی بعض اور صحابہ کو خود بلا کر یا ان کی خواہش پر لکھوا دیتے۔
(ترمذی، ابواب التفسیر۔ تفسیر سورۃ التوبہ، کتاب المصاحف جزو اول صفحہ ۱۰ لائف آف محمد از ولیم میور صفحہ ۵۵۰)

عام طور پر کاتبین وحی کی تعداد چالیس بیان کی جاتی ہے مگر مختلف روایات کو جمع کرنے سے ان میں سے چاروں خلفاء راشدین سمیت اٹھائیس اصحاب کے نام معین طور پر معلوم ہوتے ہیں جن میں حضرت زید بن ثابت ؓ بھی ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں۔

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ ۷۰، عرج الانوار صفحہ ۲۰، فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۲۲، تاریخ طبری جزو ثانی صفحہ ۴۲۱)

(جاری)

قادیان دارالامان میں
مجلس انصار اللہ بھارت کا 23واں

سالانہ اجتماع

23 24 ستمبر 2000ء
☆علماء کرام کی پر معارف تقاریر ☆ علمی وورزشی مقابلہ جات
☆بین الصوبائی وبین المجالس مقابلے ☆ دعاؤں، ذکر الٰہی، و زیارت مقامات مقدسہ کا بہترین موقعہ!!

انصار اللہ کی چار اہم ذمہ داریاں

☆اسلام اور احمدیت کی مضبوطی کے لئے جدوجہد کرنا ☆اسلام واحمدیت کی اشاعت کے لئے جدوجہد کرنا ☆نظام خلافت کے لئے جدوجہد کرنا ☆خلافت سے دلی وابستگی پیدا کرنے کے لئے اپنی اولاد کو بھی تلقین کرنا

قادیان دارالامان میں
لجنہ اماء اللہ بھارت و ناصرات الاحمدیہ بھارت کا 9واں

سالانہ اجتماع

25 26 27 ستمبر 2000ء
کی تاریخوں میں روایتی شان کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے۔

اقوال حکماء

عزیز احمد ناصر

(1)۔ایام گزشتہ کی بہادرانہ اور دلیرانہ مثال زیادہ تر ہر نسل کے لئے باعثِ ہمت وشجاعت ثابت ہوتی ہے۔لوگ نہایت خاموشی سے ایسے خطرناک مہمات کی طرف چل پڑتے ہیں جن سے جان جوکھوں میں پڑ جاتی ہے۔ان کو ان گزشتہ بہادروں کے کارناموں اور نقوشِ قدم سے آگے ہی کی طرف کو اشارہ ہوتا ہے کہ بہادری اور دلیری، پسپائی، اور رجعت قہقری متضاد اوصاف وخواص کے متضاد الفاظ ہیں۔(ہلپس Helpus)

(2)۔کیا تم اپنے آپ کو ایک ایسا ذہین وطباع سمجھ کر کہ تمام اشیاء خود آن کر تمہارے قدموں لگیں گی ،بد قسمت ثابت کرنا چاہئے ہو؟اس دھوکہ اور مغالطہ کو جس میں تم بری طرح پڑ گئے ہو تا حد امکان جلد اپنے دل سے دور کر دو۔تم اپنے دل میں یہ خیال جمالو اور پوری طرح تقسیم کر لو کہ جو کچھ تم حاصل کرتے ہو یا کرنا چاہتے ہو اسکی قیمت صرف محنت ہی ہو سکتی ہے۔اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لینے کے بعد فوراً ہی یہ قیمت ادا کرنی شروع کر دو(ٹوڈ Tode)

(3)۔دماغ بغیر دل کے،ذہانت وذکاوت بغیر اخلاق کے ہوشیاری وچالاکی بغیر نیکی کے اپنے طور پر اور اپنی اپنی جگہ پر قوتیں تو ہیں مگر ایسی قوتیں ہیں جن سے صرف برائیاں ہی صادر ہو سکتی ہیں (اسمائیلس Is-maels)

(4)۔کفایت وقت تم کو مستقبل میں چندر چند سود سمیت منفعت تمہارے امید افزاء منصوبوں کے پرے واپس کر دیگی اور انحایکہ تضیع اوقات تمہیں ایسی عقلی اور اخلاقی قعر تنزل اور غارِ زوال کی طرف دھکیل دے گی جسکا تمہیں کبھی وہم وگماں بھی نہ تھا۔(گلیڈ اسٹون Glad Stone)

(5)۔انسان اعلیٰ وبہتر اسی وقت ہوتا ہے جبکہ وہ اپنے وقت کا استعمال سمجھنے لگے ،انتہائی تیزی وطباعی بھی انسان کے لئے سود مند نہیں ہوتی اگر مواقع استعمال اس کی گرفت سے باہر ہو جاتے ہیں لیکن جو لوگ تضیع اوقات کے عادی ہیں ان کو استعمال وقت کا موقعہ کبھی بھی ہاتھ نہیں آتا(ایڈمس Admus)

(6)۔انسان کی یہ بے غایت خوش بختی ہوگی اگر خلقی وفطرتی طور پر اس کا میلان رحجان کسی بہتر شغل کی جانب ہو کیونکہ اس کے باعث اسکو دوامی منفعت اور جاودانی مسرت حاصل ہوگی۔(ایمرسن Emerson)

انار برائے صد بیمار

از نصیر احمد عارف قادیان

انار کا شمار ان مبارک اور پاکیزہ پھلوں میں ہوتا ہے جن کا ذکر قرآن مجید میں آتا ہے سورۃ رحمٰن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فیہما فاکہۃ و نخل و رمان O یعنی ان میں میوے بھی ہونگے اور کھجوریں اور انار بھی۔(ایت69) اسی طرح سورۃ الانعام ایت 100 میں چند پھلوں کے ساتھ انار کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

انار فارسی زبان کا لفظ ہے اردو اور ہندی میں بھی اسے انار ہی کہا جاتا ہے بر صغیر میں اس پھل کو زیادہ تر مغل بادشاہوں نے ہی متعارف کروایا۔ انار ایک نہایت شیریں خوشبودار خوش ذائقہ پھل ہے۔ جو اپنے اندر بے شمار خوبیاں رکھتا ہے اس پھل کی کئی اقسام ہیں انار کے پھل میں باریک غلافوں پر مشتمل جلد میں تہ در تہ دانوں کی ترتیب اور توازن قدرت کا عجیب شاہکار ہے یہ پھل انتہائی ناساعد حالات سخت آب و ہوا ناکارہ زمین پانی کی کمی میں بھی ہو جاتا ہے انار کی یہ نادر خصوصیت اسے بے شمار دیگر پھلدار درختوں سے ممتاز بناتی ہے۔ آب و ہوا کے سلسلہ میں بھی انار کی کوئی پسند نہیں یہ سخت سرد آب و ہوا میں بھی پھولتا پھلتا ہے اور شدید گرم آب و ہوا میں بھی پروان چڑھ جاتا ہے انار کا شمار عام طور پر درخت کے طور پر کیا جاتا ہے۔ ماہرین نباتات اسے جھاڑیوں کی صفت میں بھی شمار کرتے ہیں۔ ایک عالم نباتات نے اسے جھاڑی نما درخت کا خطاب دیا ہے۔ اس کے پودے کا قد عام طور پر دس سے چودہ فٹ تک بلند ہوتا ہے اس کا درخت خوبصورت پتے سبز اور چمکدار اور شاخیں شاندار ہوتی ہیں اس کے پھولوں کی خوشنمائی ضرب المثل کی حیثیت رکھتی ہے۔ پھولوں سے پہلے کالیاں ہوتی ہیں ان کلیوں کی خوبصورتی اور تراوت کا کیا کہنا اس کی خوبصورتی کی ایک دلیل یہ ہے کہ انار کلی اور گلنار جیسے نام عوام میں مقبول رہے ہیں۔

انار کی اہمیت اور افادیت انتہائی ہمہ گیر قسم کی ہے اس سے امیر غریب بوڑھے جوان بچے ہر کوئی بھر پور فائدہ اٹھاتا ہے کیونکہ یہ محض کسی ایک طبقہ کا پھل نہیں ہے یہ ہر طبقے اور ہر عمر کے افراد کا پھل ہے۔ انار ہندوستان میں جولائی سے اکتوبر تک اتر تا رہتا ہے ایک درخت سے عام طور پر ایک سو تک انار حاصل ہوتے ہیں لیکن بعض اقسام سے دو سو تک بھی پھل حاصل کئے جاتے ہیں۔ پھل کا خول موٹا اور مضبوط ہوتا ہے۔ اسلئے اس کو چھ سات ماہ تک مناسب درجہ حرارت میں ذخیرہ کیا جا سکتا ہے اور دور دراز علاقوں تک بھیجا جا سکتا ہے۔ انار کی ایک قسم خودرو ہوتی ہے جو جموں و پونچھ کی پہاڑی ڈھلوانوں پر کثرت سے پائی جاتی ہے یہ قسم ترش ہوتی ہے۔ اس سے انار دانہ حاصل کیا جاتا ہے۔ جو چٹنیوں اور سالنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ دنیا میں کاشت ہونے والے میٹھے اور ترش انار کی بہت سی اقسام پائی جاتی ہیں۔ ہندو پاک میں مندرجہ ذیل اقسام زیادہ مقبول ہیں۔ آلندی، ڈھولکا، کابلی، قندھاری، بیدانہ، جھالاری۔

مجموعی طور پر انار ایک ایسا عجوبہ ہے جس کی جڑ سے لے کر پھل تک ہر جزو استعمال میں آتا ہے اس کا ہر حصہ بنی نوع انسان کے لئے کسی نہ کسی رنگ میں نفع رساں ہے۔ قرآنی پھلوں کی یہ ایک اہم خصوصیت ہے کہ وہ

انسان کے لئے زبردست فوائد رکھتے ہیں۔ ان کا کوئی جزو فائدے سے خالی نہیں ہوتا بنی نوع انسان کے لئے اس کی برکات کا مکمل احاطہ ممکن نہیں۔

انار میں پروٹین، چکنائی، ریشہ، نشاستہ، معدنی، مادہ، کیلشیم، میگنیشیم، پوٹاشیم، تانبا، فاسفورس، لوہا، وٹامن اے، بی، سی، پایا جاتا ہے۔ انار مختلف حیاتین اور غذائی اجزاء کا ایک بہترین خزانہ ہے۔ فاسفورس اور وٹامن سی کی کثرت اسے انسان کے ذہنی اور اعصابی نظام کے لئے ایک لاجواب پھل بنا دیتی ہے۔ یہ جگر کی گرمی اور تمام اعضائے رئیسہ کے لئے بہترین چیز ہے۔ انار کا رس بلڈ پریشر کا بھی علاج ہے۔ یرقان اور اسہال میں بہت مفید ہے۔ میدہ کی حدت سینہ اور دل کے امراض کے لئے بہت نفع بخش ہے۔ اس کا چھلکا اور پھول متعدد عارضوں میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس کے پھول اور چھال کے طبی تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس میں بے شمار جراثیم کش خصوصیت پائی جاتی ہے کھٹا انار مرگی کے مرض میں سود مند قرار دیا جاتا ہے۔ اعصاب کے لئے بہترین ٹانک ہے۔ جو افسردگی کو دور کرتا ہے۔ اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے آب حیات ہے۔ اس کے پھولوں سے سفوف بنا کر منجن کے طور پر استعمال کرنے سے پائیوریا کا مرض جاتا رہتا ہے۔ درد سینہ دل کی گھبراہٹ اور مقوی قلب کو بہت مفید ہے۔ انار کے دانوں میں کالی مرچ اور نمک ملا کر کھانے سے پیٹ کا درد رفع ہو جاتا ہے۔ انار کا رس یرقان کی بیماری میں صبح شام پانچ پانچ تولہ ہمراہ شربت فولاد دینے سے مریض کو نئی زندگی ملتی ہے۔ جگر کی تمام کمزوریاں رفع ہو جاتی ہیں۔ کمزوری جگر کے باعث ہونے والے لمبے بخار میں بھی انار کا رس بہت اچھا اثر دکھاتا ہے۔ انار کی جڑ کی چھال کا جوشاندہ پیٹ کے کیڑوں کے لئے یقینی فائدہ مند ہوتا ہے۔ اس کے پھولوں کا سفوف ہر قسم کے پھوڑوں اور زخموں کو مندمل کرتا ہے۔ اسقاط حمل کی علامات ظاہر ہونے لگیں تو ان کے تازہ پھولوں کا رس نکال کر شہد کے ساتھ استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ مجموعی طور پر انار ایک ایسا نباتاتی عجوبہ ہے جس کی جڑ سے لے کر پھل تک ہر جزو استعمال میں آتا ہے۔ اس کے فوائد کا احاطہ کرنا اس مضمون میں ممکن نہیں۔

کیوریٹو ہومیو پیتھک کورسز

کیوریٹو میڈیسن انٹرنیشنل 42 سال سے جدید ہومیو پیتھی ادویات کے ذریعے خدمت خلق کر رہی ہے۔ 42 سالہ ریسرچ کے نتیجہ میں 700 مجرب Specific ہومیو پیتھک ادویات پیش کرنے میں یہ ادارہ دنیا بھر میں منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ (لٹریچر مفت)

☆ چھوٹا قد کورس	150/-	☆ کثرت پیشاب کورس	70/-
☆ بے بی گروتھ کورس	50/-	☆ مٹی چھوڑ کورس	35/-
☆ بہرہ پن کورس	95/-	☆ بول بستری کورس	55/-
☆ گنٹھیا کورس	130/-	☆ پتھری گردہ کورس	320/-
☆ کمزوری نظر دور کورس	120/-	☆ کمزوری نظر مطالعہ کورس	120/-
☆ کمزوری نظر حافظہ کورس	70/-	☆ پھلبہری کورس	200/-
☆ پتھری پتہ کورس	300/-	☆ گلٹی کورس	120/-
☆ شوگر کورس	185/-	☆ دھڑکن دل کورس	200/-
☆ ہائی بلڈ پریشر کورس	250/-	☆ پولیو کورس	270/-
☆ موٹاپا کورس	140/-	☆ مرگی کورس	120/-
☆ بھینگ پن کورس	140/-	☆ گلہڑ کورس	140/-
☆ کمزوری اجسام کورس	190/-	☆ اٹھرا کورس	175/-
☆ ٹی بی کورس	100/-	☆ درد گردہ کورس	300/-
☆ قبض کورس	75/-	☆ پائیوریا کورس	105/-
☆ دمہ کورس	100/-	☆ ہرنیا کورس	140/-
☆ بال جھڑ کورس	65/-	☆ پراسٹیٹ کورس	220/-
☆ بواسیر کورس	70/-	☆ جلن پیشاب کورس	70/-

لاہور ایجنسی: کیوریٹو ہومیو پیتھک سٹور اینڈ کلینک 14- علامہ اقبال روڈ نزد گڑھی شاہو ریلوے اسٹیشن فون: 6372867

لاہور: القاسم فارمیسی، مین بلیوارڈ 33 بیگمس 6652605 کراچی: خواجہ میڈیکل اسٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ

کیوریٹو میڈیسن انٹرنیشنل پاکستان

پرواز کے پَر پیدا کر

(کلام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ)

حسن اپنا ہی نظر آیا تو کیا آیا نظر
غیر کا حسن بھی دیکھے وہ نظر پیدا کر

چشمِ احباب میں گر تو نے جگہ پائی تو کیا
حسن و احساں سے دلِ خصم میں گھر پیدا کر

یہ زر و مال تو دنیا ہی میں رہ جائیں گے
حشر کے روز جو کام آئے وہ زر پیدا کر

وحدت و طاعت و بے نفسی و صدق و اخلاص
حکمت و معرفت و علم و ہنر پیدا کر

دین پر مال و تن و جان تھے ان کے قرباں
رنگ یہ ہو سکے تجھ سے بھی اگر پیدا کر

شان اسلام کی قائم جو انہوں نے کی تھی
نقشہ عالم میں وہی بار دگر پیدا کر

سخت مشکل ہے کہ اس چال سے منزل یہ کٹے
ہاں اگر ہو سکے پرواز کے پَر پیدا کر

رپورٹ

جامعہ احمدیہ کے طلباء راجستھان میں

شاہ چنگیز متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

قسط دوئم (آخری)

کوہِ آبو

MOUNT ABU

سطح سمندر سے اونچائی

1219 میٹر

ادے پور کے بعد ہم ماؤنٹ آبو کے لئے روانہ ہوئے۔ یہ ایک بہت ہی خوبصورت اور تاریخی جگہ ہے۔ پہاڑوں کے طویل سفر کے بعد یہ ہماری منزل تھی۔ اس وقت راجستھان قحط کا شکار ہے اور مسلسل بارش نہ ہونے کی وجہ سے پہاڑوں پر سے ہریالی ختم ہو چکی ہے اور گھاس ختم ہو چکی ہے۔ درخت سوکھ چکے ہیں۔ چارے کی کمی کی وجہ سے جانور مر رہے ہیں۔ پھر بھی جب ہم ماؤنٹ آبو کے قریب پہنچے تو بہت اونچائی پر واقع ہونے کی وجہ سے ہوا میں کسی قدر ٹھنڈک آگئی اور کچھ نمی ہونے کی وجہ سے کچھ ہریالی بھی نظر آنے لگی۔ سانپ کی طرح بل کھاتی ہوئی سیاہ سڑک جب درختوں کے ہجوم میں کھو جاتی ہے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا کالی ناگن درختوں سے اپنا راستہ تلاش کر رہی ہو۔ ایک لمبے سفر کے بعد ہم شام کو ماؤنٹ آبو پہنچے اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے کہ ہمیں اس مہنگی جگہ پر بھی ایک بہترین ہوٹل مل گیا جو کافی سستا تھا۔ ہم جب ہوٹل پہنچے تو عصر کا وقت شروع ہو چکا تھا۔ ہم نہا دھو کر تیار ہوئے اور sunset point کی طرف روانہ ہوئے۔

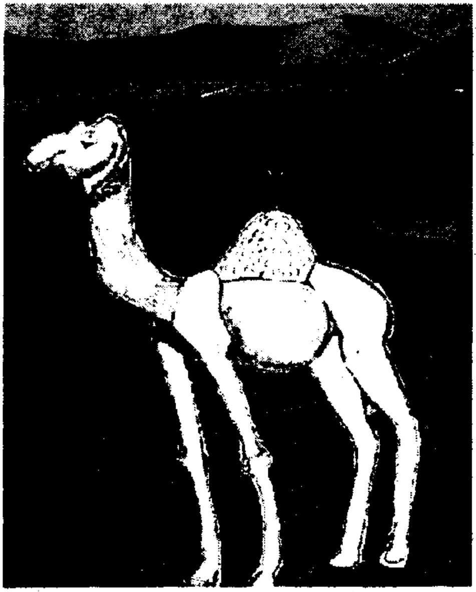

SUN SET POINT

ماؤنٹ آبو کی قابل دید جو جگہیں ہیں ان میں سے ایک بہترین جگہ sunset point ہے۔ پہاڑوں کی اونچائی سے دور سورج ڈوبنے کا منظر نہایت ہی خوبصورت ہوتا ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں سیاح یہاں آتے ہیں اور اس منظر سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

ہم نے بھی یہ منظر دیکھا اور تصاویر وغیرہ کھنچوائیں اور لطف اندوز ہوئے۔ یہاں لوگ گھڑ سواری بھی کرتے ہیں۔ ہم سورج غروب کا منظر دیکھنے کے بعد اور نکھی جھیل کی طرف روانہ ہوئے۔

NIKHI LAKE

ماؤنٹ آبو کے دامن میں یہ ایک خوبصورت جھیل ہے اور اسے ہندو مذہبی نقطہ نگاہ سے بڑی اہمیت حاصل ہے۔ ہندو کہتے ہیں کہ اسے ہمارے دیوتاؤں نے کھود کر تیار کیا ہے۔ اس جھیل پر رات کا منظر بہت ہی سہانا ہوتا ہے۔ باوجود اس کے

کہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے اس جھیل کا پانی کم ہو گیا ہے سیاحوں کا ہجوم بہت ہوتا ہے۔ یہ ایک بہت بڑا shopping سینٹر بھی ہے۔ یہاں بے شمار چھوٹی بڑی دوکانیں ہیں جن میں ہر قسم کا آرائشی اور دوسرا اسامان فروخت کیا جاتا ہے

ہم یہاں کافی دیر بیٹھے اور موسم کی ٹھنڈک کی وجہ سے بہت لطف اندوز ہوئے۔ راجستھان میں یہ خاصیت ہے کہ یہاں دن چاہے کتنے بھی گرم ہوں لیکن راتیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں اس کی یہ وجہ ہے کہ ریت کی یہ خاصیت ہے کہ وہ جتنی تیزی سے سورج کی گرمی کو جذب کر کے گرم ہوتی ہے فوراً گرمی چھوڑ کر ٹھنڈی ہو جاتی ہے اس وجہ سے یہاں کی راتیں بہت ہی سرد ر دیتی ہیں ہم یہاں کافی دیر بیٹھے اور رات گئے ہوٹل میں واپس آگئے۔

اگلے دن جمعہ تھا۔ اس لئے ہم جمعہ کی نماز تک ہوٹل میں ہی ٹھہرے۔ جمعہ کی نماز کے بعد ہم گھومنے کے لئے نکلے۔ سب سے پہلے ہم جس جگہ پہنچے اس کا نام Universal Peace hall تھا

UNIVERSAL PEACE HAll

یہ جینیوں کے برہم سماج فرقہ کا Head Quarter ہے۔ یہ ایک بہت بڑا ہال ہے جہاں وہ دن میں کئی بار Leacture وغیرہ بھی دیتے ہیں۔ ۱۶ زبانوں میں بیک وقت ترجمہ ہوتا ہے۔ انکا یہ مسئلہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ دنیا ختم ہو رہی ہے اس لئے شادی مت کرو اور دنیا کو چھوڑو اور امن اور شانتی پھیلاؤ۔ پانچ چیزوں سے بچو :- کام، لوبھ، موہ، اہنکار، کرودھ، پانچ حسیات پر (گیانیندریاں) ان پر قابو پاؤ۔ اس کے بانی کو وہ پتاشری برھا کہتے ہیں۔ اور اسے سارے علم کا منبع مانتے ہیں۔

یہ الگ الگ گروپس کو lecture دیتے ہیں۔ جب ہم وہاں پہنچے تو ایک صاحب ہمیں اپنے ساتھ لے گئے اور لیکچر دینے لگے۔ تقریر کا کچھ بھی مطلب نہ تھا۔ ہمارے محترم ہیڈ ماسٹر صاحب نے انہیں بڑی ہی محبت کے ساتھ سمجھایا کہ ہر بات کو گھر ار از کہہ دینے سے بات نہیں بنتی بلکہ خدا کو پانے کے لئے جو مذہب راستہ معین نہیں کرتا اور یہ نہیں بتاتا کہ ان طریق پر عمل کر کے تم خدا کو پا سکتے ہو وہ مذہب مردہ ہے۔ پھر اسے اسلام کے متعلق چند باتیں بتائیں اور وہاں سے روانہ ہوئے۔

DILWARA JAIN MANDIR

دیلواڑا جین مندر

ماؤنٹ آبو پوری دنیا میں جس چیز کے لئے مشہور ہے وہ دلواڑا جین مندر ہے۔ یہ سنگ مرمر کے بنے اور نہایت ہی باریک نقش و نگار کئے ہوئے ہیں اور بہت ہی خوبصورت مندر ہیں۔ یہ مندر کل پانچ ہیں اور سارے کے سارے ۱۱ویں صدی کے بنے ہوئے ہیں۔

اس میں ومل وسہی مندر سب سے مشہور ہے جسکو 1031 میں گجرات کے منتری ومل شاہ نے 18 کروڑ 53 لاکھ روپیہ خرچ کر کے بنایا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ مزدوروں کو مزدوری اس دھول کے برابر سونا کے طور پر دی جاتی تھی جو کہ رگڑتے وقت سنگ مرمر سے گرتی تھی۔ اس لالچ میں وہ اپنی مورتیوں کو زیادہ سے زیادہ رگڑتے تھے اور اس سے وہ اور زیادہ نکھرتی تھیں اور چمکتی تھیں اور ملائم ہوتی تھیں۔ بہر حال یہ مندر خوبصورتی کے لحاظ سے بہترین ہے۔ اس کے بعد ہم اچل گڑھ گئے :-

یہاں ایک پرانا مندر ہے جو کہ آدینا تھ کا مندر ہے یہ بہت اونچائی پر ہے اور میر ابائی کا جھونپڑا بھی ہے۔ یہ مندر مہارانا کمبھانے بنوایا اس تک جانے سے پہلے کئی گیٹ آتے ہیں جو کہ بہت ہی اونچے ہیں جسے مہارانا کمبھانے 1452 میں بنوایا۔ اس کے بعد ہم Brahmkumari peace park گئے۔ یہ بند ہو چکا تھا لیکن ہماری خاطر یہ صرف دس منٹ کے لئے کھولا گیا۔

صبح 4:30 پر ہم جودھپور کے لئے روانہ ہوئے۔ اس شہر کو راؤ جودھا نے 1459ء میں بنوایا۔ یہ تھار ریگستان کا پہلا دروازہ کہلاتا ہے۔ اور یہاں سے ہیرے کی طرح چمکتا ہوا یہ ریگستان شروع ہوتا ہے۔ یہاں راٹھور راجپوت بستے ہیں۔ نئے گھروں کے علاوہ پورا شہر چار دیواری کے اندر بند ہے۔ اور یہ چار دیواری ۱۰ کلو میٹر لمبی ہے اور اس میں سات دروازے ہیں۔

اس شہر کو Blue city کہا جاتا ہے کیونکہ اس کے اکثر گھر نیلے رنگ کے ہیں اور ایسا اس لئے ہےکہ ہندو شاستروں کے مطابق برہمن کو مارنا منع ہے اور اسی لئے جنگوں کے دوران انکو یہ کہا جاتا تھا کہ اپنی الگ پہچان بنانے کے لئے اپنے گھروں کو نیلا کر لو اور اسی طرح آج پورا کا پورا شہر نیلا نظر آتا ہے۔

UMAID BHAVAN

اسے امید سنگھ نے 1926 میں بنوانا شروع کیا اور برٹش کاریگروں کے ROYAL INSTITUTE کے صدر H.C. LENCSTURE نے اس کا نقشہ 1926 میں تیار کیا اور یہ محل بیس سال کے بعد 1948 میں مکمل ہوا۔ یہ لال پتھر سے بنا ہے۔ اس کو بنانے کی ایک وجہ یہ تھی کہ راجستھان میں قحط پڑا تھا تو امید سنگھ نے قحط سے بچانے کے لئے 3000 مزدوروں کو یہاں کام دیا۔

یہ بہت خوبصورت ہے اس کا ایک حصہ WELLCOME GROUP OF HOTELS کو دیا گیا ہے جس میں ایک بہترین ہوٹل ہے جس میں ایک دن کا کرایہ Rs. 35,000 تک بھی ہے۔ امریکی صدر کی بیٹی CHELSIA بھی یہاں آئی تھی۔ آخری بار یہ مہاراج گج سنگھ کیلئے گھر کے طور پر استعمال ہوا۔ امید سنگھ 1918 میں مارواڑ کے علاقے کا راجہ بنا۔ مارواڑ کے علاقے میں

جیسلمیر، بیکانیر، جے پور، اجمیر، کشن گڑھ، میواڑ وغیرہ آتے ہیں۔ اس محل میں کل 360 کمرے ہیں۔ یہاں ایک MUSEUM بھی ہے۔ جس میں شاہی خاندان کی اشیاء رکھی گئی ہیں۔

قلعہ

اس قلعہ کو راؤ جودھا نے 1459ء میں بنایا۔ یہ 400 فٹ اونچی پہاڑی پر ہے اور اس کی دیواریں 20 سے 120 فٹ تک اونچی ہے۔ پہاڑی پر جاتے ہوئے تین دروازے جے پول، لوہ پول، فتح پول ہیں۔ جے پول دروازہ مان سنگھ نے 1806ء میں جے پور کے راجا جگت سنگھ کو ہرانے کے بعد بنایا۔ توپوں اور گولیوں کے نشان آج بھی موجود ہیں۔ قلعہ کے اندر اونچا محل ہے جھروکے چاروں طرف کھلتے ہیں۔ نقارخانہ میں ابھی بھی ڈرم موجود ہیں۔ قلعہ کے اندر MUSEUM بنایا گیا ہے جس میں پرانی قابل دید اشیاء رکھی گئی ہیں جس میں پرانی طرز کے ہتھیار اور PAINTINGS پالکیاں اور دوسرا سامان بھی رکھا گیا ہے۔ اس میوزیم کا نام MEHRAN GARH میوزیم ہے اور بہت ہی بہترین ہے۔ یہاں کے دیوان میں ابھی بھی پرانے رجسٹر موجود ہیں جن پر ٹمیا زبان میں لکھا ہوا ہے۔ اس قلعہ کے رکھ رکھاؤ پر ۹ لاکھ خرچ آتا ہے ہر ماہ ۱۲ لاکھ آمد ہوتی ہے اور یہ اسی پر خرچ ہوتی ہے۔ قلعہ کے لئے 150 کارکنان ہیں۔

موتی محل بھی بہت خوبصورت ہے جو 490 فٹ کی اونچائی پر ہے۔ اسے مہاراجہ جاسور سنگھ نے بنایا تھا۔

9/4/2000

JAISALMER

اس شہر کا نام یادؤ راجپوت راجہ راول جیسل کے نام پر پڑا۔ یہاں کی حویلیاں بہت مشہور ہیں۔

"PATWA HAWELI"

یہ سب سے مشہور حویلی ہے۔ پٹوا اس لئے نام پڑا ہے کیونکہ اس کے مالک جوہری تھے اور ہیرے جواہرات کا کام کرتے تھے۔ اسے GUMAL MAL BAPHNA گمال مل باپھنا نے بنایا جو کہ جین تھے۔ ان کا کاروبار جوہری کا تھا۔ ایشیا اور یورپ میں انکی 356 دکانیں تھیں۔ 1974ء میں جب INDIRA GANDHI نیوکلیئر بم کے سلسلہ میں پوکھران آئی تو اس نے جیسلمیر آنے کا فیصلہ کیا۔ اس وقت باپھنا لوگ اور جین لوگ اس کو (حویلی کو) KAMAL BAJAJ یعنی BAJAJ INDUSTIES کو بیچ رہے تھے۔ اندرا گاندھی نے اس وجہ سے کہ یہ کہیں ہوٹل نہ بن جائے اور غیر ملکیوں کو بیچ نہ دیا جائے اسے خرید لیا۔

اس حویلی میں 66 جھروکے ہیں جس کی وجہ سے گرم ہوائیں چھن کر اندر آتی ہیں اور ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔

اس وقت باپھنا کی ساتویں GENERATION رہ رہی ہے۔ اس حویلی کا کام 1800ء میں شروع ہوا اور 1860ء میں ختم ہوا۔ کل پانچ حویلیاں ہیں اور ہر حویلی کو 12 سال لگے۔ ہر حویلی میں 16 کمرے ہیں۔ چھت کے اوپر سونے کا

پانی ہے۔ ساری عمارت پتھر کی ہے اور اسمیں چونے کا استعمال نہیں اور INTER LOCK SYSTEM سے بنی ہے۔

NATH MAL KI HAVELI

تھمل سنگھ جی 1863ء سے لیکر 1884ء تک JAISALMER کے وزیر اعظم رہے۔ 1874ء میں یہ حویلی بننی شروع ہوئی۔ 1884ء میں یہ راؤ تھمل جی کا RESIDENCE بنی ۔ مہاراجہ رلول بیری نے اسے تھمل جی کو بطور تحفہ میں دیا۔ اس حویلی کو دو کاریگروں لالو اور ہاتی نے بنایا۔ اب اس میں چھٹی GENERATION رہ رہی ہے۔ INDO-ISLAMIC MIXED ARCHITECTURE کا یہ بہترین نمونہ ہے۔

Fort of Jaiselmer

اس قلعہ کو مہاراو جیسل نے ۱۲ر جولائی ۱۱۵۵ء میں بنانا شروع کیا۔ اس میں ۹۹ ٹاور ہیں اور چار گیٹ ہیں۔

پہلا گیٹ اکھی پرول

دوسرا گیٹ سوریہ پرول

تیسرا گیٹ گنیش پرول

چوتھا گیٹ ہوا پرول

یہ قلعہ 5 کلومیٹر کے رقبہ میں پھیلا ہؤا ہے۔ یہ ایک ایسا قلعہ ہے جس میں اب بھی لوگ رہتے ہیں جنکی تعداد 4000 ہے۔ اور تقریباً 300 سے زائد مکان ہیں۔ یہاں پر بہت ہی مشہور سات جین مندر قائم ہیں۔ جن کو 1536 میں بنایا گیا۔ رشبھ دیو نے جین مذہب کی بنیاد رکھی اور سب سے آخر میں مہاویر ہوئے اور اس کے بعد جینیوں کے دو مندر ہوئے ایک شویتامبروں کا اور ایک پیتامبروں کا۔ راجستھان میں اکثریت شویتامبروں کی ہے۔

ان مندروں میں ۶۶۶۶ مورتیاں ہیں۔ یہاں کے مندروں میں وہی Fossel-lised پتھر لگے ہوئے ہیں جنکا شروع میں ذکر کیا جاچکا ہے۔ یہاں کی زمین میں چھپا بارود آج بھی کبھی کبھی خود بخود پھٹ جاتا ہے۔ پچھلے سال ہی ایسا ایک واقعہ ہؤا تھا۔ اس کے بعد ہم موتی محل، ٹلو پرول اور گڑی ساگر دیکھا۔ اور کچھ دیر آرام کیا اور تھوڑی ہی دیر کے بعد ہم تھار مرو تھل کے لئے روانہ ہوگئے۔

سم
SAM

یہ وہ علاقہ ہے جہاں سے اصلی ریت کے ٹیلوں کی ابتداء ہوتی ہے۔ جہاں گھاس کا ایک تنکا بھی نہیں ملتا۔ ریگستان کی بھی اپنی ایک خوبصورتی ہوتی ہے جو دل کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ یہاں پہنچنے کے بعد ہم نے اونٹوں کی سواری کی۔ اس علاقے میں 95% مسلمان رہ رہے ہیں لیکن ان میں جو اخلاق ہیں وہ مسلمانوں والے نہ تھے۔ ہمارے پہنچتے ہی وہ ہم پر ٹوٹ پڑے کہ ہمارا اونٹ لو ہمارا اونٹ لو ۔ غرمت کی انتہا ہے آخر دو گھنٹے کی پریشانی کے بعد ہم اونٹوں پر سوار ہوئے اور sun set point کی طرف روانہ ہوئے۔ یہاں ہم نے کافی لطف اٹھایا۔ سورج غروب کا منظر بہت خوبصورت تھا وہاں بھی کئی غیر ملکی سیاح آئے ہوئے تھے۔ رات گئے ہم وہاں سے Bikaner کے لئے روانہ ہوئے۔

BIKANER
بیکانیر

رات بھر کے سفر کے بعد ہم بیکانیر پہنچے۔ بیکانیر میں راؤ بیکا نے اپنا راجیہ 1448ء میں قائم کیا اور اس وجہ سے اس کا نام بیکانیر پڑا۔ 1588 میں یہ قلعہ بننا شروع ہؤا اور اس وقت اکبر کا زمانہ تھا۔ اکبر سے انکا معاہدہ ہو چکا تھا۔ یہ قلعہ uncon-qured ہے یعنی کبھی جیتا نہیں گیا سارا کا سارا پتھر کا ہے۔ اس سے پہلے ہم نے جو عمارتیں دیکھی تھیں وہ Hindo or Rajputana architecture

نمونہ تھیں۔ لیکن یہ قلعہ Indo Islamic Architecture کی مثال ہے اس میں مسلمانوں کے ذریعہ کی گئی پتھر پر بہترین نقاشی ملتی ہے۔ یہ قلعہ قدرت کے فوائد پورے طور پر اٹھانے کے حساب سے بنایا گیا ہے مثلاً ہوا کی Direc-tion ساؤتھ اور ویسٹ ہے اسی حساب سے کھڑکیاں ہیں۔ Air condtion-ing کے لئے اس طرح کا انتظام کیا گیا ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے سب سے پہلے ہوا جو کمرے میں آتی ہے تو ہوا کو ٹھنڈا کرنے کے لئے اس کمرے میں پانی گرتا رہتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ پنکھا بھی چلایا جاتا ہے اور وہاں سے ہوا دوسرے کمروں میں جاتی ہے اور پورے محل کو ٹھنڈا رکھتی ہے عمارتوں میں کام آئی Tiles بھی یورپ سے منگوائی گئی ہیں۔ یہاں کے راجا نے یہاں پر کوئلوں کی کانوں میں اپنا پاور ہاؤس لگوایا اور محل میں بجلی لائے۔ اس قلعہ میں British آرٹ کے بھی نمونے ملتے ہیں۔

JAIPUR

کافی رات گئے ہم جے پور پہنچے اور بہت ہی تلاش کے بعد ہمیں ایک ہوٹل ملا۔ وہاں ہم نے ایک ہوٹل بک کیا اور رات وہیں گزاری۔ اگلی صبح ہم گھومنے کے لئے نکلے۔ اور سب سے پہلے آمیر قلعہ دیکھنے کے لئے گئے۔

AMER FORT

اس کی بنیاد ۱۰۶۳ء میں راجا کاکل دیو نے رکھی۔ یہ مکمل ۱۷۲۰ء میں ہوا۔ اور اس کا پھیلاؤ ۳ کلو میٹر تک ہے۔ جے سنگھ نے ہی اسے مکمل کروایا تھا اور جے سنگھ کے نام سے ہی اس شہر کا نام جے پور پڑ گیا۔

جیوان توپ

اس قلعہ کی خصوصیت یہ ہے کہ یہاں دنیا کی سب سے بڑی توپ رکھی ہوئی ہے۔ اس توپ کا نام جیوان توپ ہے، اس توپ کو مہاراجا جے سنگھ نے ۱۷۲۰ء میں بنوالیا۔ اس کا وزن ۵۰ ۲ ٹن ہے۔ اور اس کی نال ۵۰ ٹن ہے۔ اس کا ایک پہیہ ۹ فٹ اونچا ہے۔ اور یہ آٹھ دھات کو ملا کر بنائی گئی ہے۔ اس کا تجربہ صرف ایک بار ہی کیا گیا تھا اس وقت اس کا گولہ ۲۲ میل دور جا کر گرا تھا اس میں ایک بار میں ۱۰۰ کلو بارود بھرا جاتا ہے۔

پھر بعض اور جگہیں دیکھیں مثلاً ہوا محل، اور شیش محل، اور جنتر منتر وغیرہ وغیرہ۔ جنتر منتر اس زمانہ کی ایک ایسی چیز تھی کہ اسے اس زمانہ کی obser-vatory کہا جاتا ہے۔ جو کہ آج بھی صحیح کام دیتی ہے اور اس میں سیکنڈ بھی بالکل صاف صاف معلوم ہوتا ہے۔ اور اس کے علاوہ یہ ایک ایسی جگہ ہے کہ جس پر کہ آج بھی سائنسدان حیران ہیں کہ اس وقت کی سائنس کس طرح اتنی ترقی پذیر تھی اور وہ نہایت ہی مہارت کے ساتھ ہوا سورج اور وقت کا اندازہ لگا کر اپنی عمارات تیار کرتے تھے۔ اس کے بعد ہم اجمیر شریف کی طرف چل پڑے:-

اجمیر شریف

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ یہاں مدفون ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں یہاں دعا کرنے کا موقعہ ملا کہا جاتا ہے کہ یہ بزرگ ایران سے ہندوستان آئے اور یہیں کے ہو کر رہ گئے۔

افسوس! آج مسلمان وہاں شرک و بدعت میں پڑے ہوئے ہیں۔ چادریں چڑھائی جارہی ہیں۔ عرس منائے جارہے ہیں اور عرس کی دیگ ہر سال لاکھوں روپے کی نیلام کی جاتی ہے۔

اس کے بعد ہم ڈھائی دن کا جھونپڑا دیکھنے گئے۔ یہاں پر قرآن مجید کے ڈھائی سپارے لکھے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ خواجہ نے یہاں پر جے پال جادوگر کو ڈھائی دن میں ہرا لیا تھا۔ اسے ۱۱۵۳ء میں بنایا گیا۔ اس کے بعد ہم ۲ بجے ٹرین میں سوار ہوئے۔ اور قادیان کے لئے روانہ ہوئے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس ٹور سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانے کی توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین)

اخبار مجالس

تربیتی اجلاس

مکرم رفیق احمد صاحب بیگ ناظم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ قادیان تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۴ر اگست ۲۰۰۰ء کو حلقہ دارالانوار قادیان میں تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر ہیڈ ماسٹر مدرسۃ المعلمین منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مولوی محمد یوسف انور صاحب اور مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔

تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ سونگڑہ کے زیر اہتمام تربیتی و تعلیمی کلاسز منعقد ہوئیں۔ کلاسز کے اختتام پر ایک تربیتی جلسہ بھی منعقد ہوا جس میں تقریباً ایک صد خدام و اطفال نے شرکت کی۔ مجلس کی طرف سے "کلوا جمعیا" کا بھی انتظام تھا۔ اس پروگرام کے تحت تمام شرکائے جلسہ نے اجتماعی طور پر کھانا تناول کیا۔

اجلاس میں مکرم سید سہیل احمد صاحب طاہر قائد مجلس، مکرم مولوی زکریا صاحب، مکرم مولوی جمال شریعت صاحب، اور مکرم مولوی شیخ مسعود احمد صاحب اور مکرم سید مذکر الدین صاحب نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم سید سیف الدین صاحب صدر جماعت سونگڑہ نے کی۔ صدارتی خطاب و دعا کے ساتھ یہ اجلاس ختم ہوا۔

رپورٹ لوکل اجتماع خدام الاحمدیہ

دھواں ساہی

مکرم نعیم الدین خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۱۱ جون ۲۰۰۰ء بروز اتوار مجلس خدام الاحمدیہ دھواں ساہی کا مقامی اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں مکرم قائد علاقائی خدام الاحمدیہ اڑیسہ خصوصی مہمان تھے۔ علاوہ ازیں موسمی تعطیلات میں آئے ہوئے مدرسہ احمدیہ و مدرسۃ المعلمین کے طلباء بھی اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر مختلف علمی و ورزشی مقابلے کروائے گئے۔ شام کو

منعقدہ اختتامی اجلاس کے موقعہ پر کامیاب ہونے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ مکرم مولوی شیخ مسعود احمد یوسف و مکرم مولوی شیخ زکریا صاحب اور مکرم مولوی جمال شریعت صاحب نے مختلف موضوع پر تقاریر کیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے اچھے نتائج برآمد فرمائے۔

وقار عمل

مکرم بشارت احمد صاحب گنائی معتمد خدام الاحمدیہ رشی نگر تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ یکم اگست ۲۰۰۰ مجلس خدام الاحمدیہ رشی نگر کی طرف سے ایک وقار عمل منعقد ہوا۔ جس میں دفتر خدام الاحمدیہ کو رنگ وروغن کیا گیا اور صوبائی اجتماع کی تیاری کے سلسلہ میں مختلف کام سرانجام دئے گئے۔ ایک پل جو خراب تھا اس کی مرمت کی گئی۔

مجلس خدام الاحمدیہ کشمیر کا چودھواں سالانہ صوبائی اجتماع

20,19,18 اگست 2000ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار کو ناصر آباد میں کشمیر کا صوبائی اجتماع منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں محترم امیر صاحب تمام صدر صاحبان جماعت احمدیہ کشمیر معلمین اور مبلغین کرام کو خصوصی طور پر مدعو کیا گیا تھا۔

۱۸ اگست ۲۰۰۰ء کو مہمانان خصوصی کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ محترم امیر صاحب صوبائی، مکرم مولوی غلام نبی نیاز صاحب مبلغ انچارج اور نائب امیر مکرم نثار احمد بٹ قائد علاقائی کشمیر مہمانان خصوصی میں شامل تھے۔ اجتماع گاہ کو بڑی محنت سے سجایا گیا تھا۔ اس اجتماع کے موقع پر لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جاری کر دیا گیا تھا جہاں سے تمام شرکاء اجتماع کے لئے کھانے پینے کا بہترین انتظام کیا گیا تھا۔ اجتماع کے جملہ انتظامات مرکزی طرز پر مختلف شعبے قائم کر کے منتظمین کے سپرد کر دئے گئے تھے۔ تمام منتظمین نے بہترین رنگ میں کام کیا۔ جزاہم اللہ خیرا۔

نماز جمعہ کے بعد افتتاحی اجلاس شروع ہوا۔ اس کے بعد خدام واطفال کے مقابلے کروائے گئے تھے۔ جو دیر رات تک جاری رہے۔ دوسرے دن کھیلوں کا پروگرام تھا۔ اجتماع کے تیسرے روز امیر صوبائی محترم عبدالحمید صاحب ٹاک کی صدارت میں اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔ محترم موصوف نے مختلف مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام واطفال میں انعامات تقسیم فرمائے۔ صدارتی خطاب ودعا کے ساتھ یہ اجتماع نہایت خیر وخوبی کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ اسکے بہتر ودور رس نتائج ظاہر فرمائے۔ امین

Blindness control society کی ایک خصوصی میٹنگ میں مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی نمائندگی

گورداسپور ۶ر ستمبر: یہاں پنچایت بھون میں منعقدہ ایک خصوصی میٹنگ میں مکرم قریشی فضل اللہ صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور مکرم عبدالحسن صاحب مالاباری مہتمم خدمت خلق نے نمائندگی کی۔ یہ میٹنگ عزت مآب ڈی سی گورداسپور کی صدارت میں ہوئی۔ اجلاس میں آئی کیمپ کے انعقاد آپریشن، اندھے پن کو control کرنے وغیرہ کے مختلف امور زیر غور لائے گئے۔ اس موقعہ پر مکرم محمد فضل

اللہ صاحب قریشی مذکور نے بھی مجلس کی نمائندگی میں اپنے قیمتی مشورے دئے۔ یاد رہے کہ دوران سال شعبہ خدمت خلق کی طرف سے ایک شاندار آئی کیمپ منعقد کیا گیا تھا۔ جسے سرکاری افسران و عوام کی طرف سے سراہا گیا تھا۔

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ آسنور (کشمیر) کا پہلا مقامی سالانہ اجتماع

الحمد للہ کہ مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ آسنور (کشمیر) کا پہلا مقامی سالانہ اجتماع مورخہ ۱۶ ر جولائی ۲۰۰۰ء کو منعقد ہوا۔ نماز تہجد اور فجر کی ادائیگی کے بعد اور مقابلہ جات شروع ہوئے۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت محترم عبد المنان صاحب نائک صدر جماعت آسنور نے کی۔ تلاوت کے بعد پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ بعدہ عہد دوہرائی گئی اور نظم پڑھی گئی۔ افتتاحی اجلاس میں صدارتی خطاب کے علاوہ مکرم ناصر احمد صاحب معلم وقف جدید اور مکرم رفیق احمد صاحب بیگ نے بھی تقاریر کیں۔ علمی مقابلہ جات میں مقابلہ تلاوت، نظم، پرچہ ذہانت، مضمون نویسی، کوئز، پیغام رسانی، مقابلہ تقاریر اور مقابلہ معائنہ و مشاہدہ کروایا گیا۔ اجتماع کے دوران خدام کی تواضع بھی کی گئی۔ اختتامی اجلاس مکرم رفیق احمد صاحب ڈار نائب صدر جماعت احمدیہ آسنور کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اختتامی اجلاس میں نمایاں پوزیشن لینے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم ہوئے اور تقاریر ہوئیں اور دعا کے بعد جلسہ اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔

(تصدق حسین معلم جامعہ احمدیہ قادیان)

محترم صدر صاحب کی خیریت مراجعت

۷ ر ستمبر ۲۰۰۰ء محترم محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت جلسہ سالانہ لندن و جرمنی میں شرکت کے بعد خیریت واپس قادیان دارالامان پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ۔

اس سفر میں محترم موصوف کو یوکے جرمنی کے علاوہ فرانس بیلجیم ہالینڈ وغیرہ ممالک میں بھی جانے کا موقع ملا۔ آپ نے ہر مقام پر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی بھرپور نمائندگی کی۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

درخواست دعا

۱) مکرم عبد القادر صاحب آف نظام آباد اپنی صحت اور مقبول خدمات کی توفیق ملنے کے لئے۔ بھتیجی اور نواسے کی صحت و سلامتی اور پڑھائی میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(شبیر احمد یعقوب سیکریٹری عمومی اطفال الاحمدیہ بھارت)

۲) مکرم عبد السلام صاحب آف چارکوٹ برادر اکبر مکرم مولوی رفیق احمد صاحب عاجز مبلغ کھلی ہماچل کی ایک حادثہ میں بائیں ٹانگ پنڈلی سے کٹ کر ضائع ہو گئی ہے۔ تمام قارئین مشکوٰۃ سے مکرم موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ادارہ)

لطائف

۱) مالک (ملازم سے): بلی تو میری مری ہے تم کیوں ہلکان ہو رہے ہو؟

ملازم: جناب اب میں دودھ پی کر کس پر الزام لگاؤں۔

۲) استاد (منان سے) اگر تمہارے پاس دو سیب ہوں اور دو دوست آجائیں تو تم کیا کرو گے؟

منان: (استاد سے): میں ان کے جانے کا انتظار کرونگا۔

۳) ایک عورت ماہر حیوانات کے پاس گئی اور کہنے لگی ڈاکٹر صاحب! میرے کتے نے پیٹرول پی لیا ہے اور وہ مسلسل صحن میں چکر کاٹ رہا ہے۔ ڈاکٹر نے کہا کوئی بات نہیں جب پیٹرول ختم ہو جائیگا تو خود بخود رک جائیگا۔

۴) پہلا دوست: جب تم مجھ سے ملنے کے لئے میرے گھر آؤ تو اپنی کہنی سے دروازے پر دستک دینا۔

دوسرا دوست: وہ کیوں؟ ہاتھ سے کیوں نہ دوں؟

پہلا دوست: کیا تم میرے گھر خالی ہاتھ آؤ گے!!

(طاہر احمد حافظ آبادی)

۳) ایک نیتا جی بیمار پڑ گئے، ان کے دوست ان سے خیریت دریافت کرنے گئے۔ نیتا جی نے کہا سب جانچ کرالی، خون، پیشاب، پاخانہ، ایکسرے اور الٹرا ساؤنڈ تک کرالیا لیکن کچھ بھی نہیں نکلا۔

نیتا جی کے دوست نے کہا کہ سی بی آئی کی جانچ کرالیں مرض کا پتہ چل جائیگا۔

۴) مالک نے نوکر کو ڈانٹتے ہوئے کہا "بے وقوف! میں نے تو تمہیں کہا تھا کہ چاول مرغی کے بچے کے کھلا دو تم بلی کو کیوں کھلا رہے ہو؟

"حضور..."مرغی کا بچہ مرغی کے پیٹ میں ہے۔ نوکر نے جواب دیا۔

۵) بیٹا۔ امی اس مرتبہ ابا جان بھی الیکشن میں کھڑے ہو رہے ہیں۔

امی۔ ہونہہ! میرے سامنے تو کھڑے ہو نہیں سکتے.. الیکشن میں کیا خاک کھڑے ہونگے!!

۶) ایک آدمی نے بازار میں مٹھائی کی دوکان کھولی اور بورڈ پر لکھوایا:

ہماری دوکان سے پورے محلے کے لوگ مٹھائی لینے آتے ہیں۔ اس دوکان کے سامنے دوسرے آدمی نے بھی دوکان مقابلے میں دوکان کھولی اور بورڈ پر لکھوادیا:

ہماری دوکان سے پورے شہر کے لوگ مٹھائی لینے آتے ہیں۔ پہلے دوکان دار نے پھر نیا بورڈ لگوایا: ہماری دوکان سے پورے ضلع کے لوگ مٹھائی لینے آتے ہیں۔ سامنے والے نے بھی نیا بورڈ لگوایا کہ ہماری دوکان سے پورے صوبے کے لوگ مٹھائی لینے آتے ہیں۔

یہ دیکھ کر پہلے دوکان داد نے ایک نیا بورڈ لگوایا اور نئے دوکان دار کو شکست دے دی۔ اس نے لکھوایا:

یہ سامنے والا خود میری دوکان سے مٹھائی خرید کر فروخت کرتا ہے۔"

(جوہر حفیظ فانی بھدرواہ)

ایک صاحب اپنی شادی کے سلسلہ میں مشورہ کرنے ضرورت رشتہ کے دفتر میں پہنچے۔ دفتر بند تھا اور باہر ایک بورڈ لگا ہوا تھا "دفتر دو بجے سے تین بجے تک بند رہتا ہے آپ ایک مرتبہ پھر سوچ لیں"۔

(مرسلہ: انس احمد قادیان)

کوشش کرو

کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک ہو متقی ہو ہر ایک بدی سے بچو۔ ہر وقت دعاؤں سے گزارا کرو۔ رات اور دن تضرع میں لگے رہو۔

(ملفوظات 4 ص 274)

C. K. ALAVI

RABWAH WOOD INDUSTRIES

Dealers In :

ROUND TIMBER, TEAK POLES
SWAN SIZES, FIRE WOOD
&
Manufacture of :
WOODERS FURNITURE DOORS
WINDOWS
&
BUILDING MATERIALS etc.

Mahdi Nagar, Vaniyambalam
Distt. Malappuram, KERALA
Pin - 679339

صبر

"انسان کو یہاں تک صبر کرنا چاہئے کہ اس کا دل یقین کر لے کہ میرے جیسا کوئی صابر نہیں۔" (ملفوظات (جلد 4 ص 246)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

WARRAICH CALL POINT

WARRAICH CALL POINT

NATIONAL & INTERNATIONAL CALL OFFICE

Fax Facility Sending
& Recieving Here
Fax open in 24 Hours.

OWNER :
MEHMOOD AHMAD NASIR
Moh. : Ahmadiyya, Qadian - 143516

Ph. : 0091 - 1872 - 72222
Fax : 0091 - 1872 - 71390
Ph. (R) : 0091 - 1872 - 70286

Love for All, Hatred for None

M. C. Mohammad

Kodiyathoor

SUBAIDA TIMBER

Dealers In :

TEAK TIMBER, TIMBER LOG, TEAK POLES & SIZES TIMBER MERCHANTS

Chandakkadave, P.O. Feroke
KERALA - 673631
☎ : 0495 - 403119 (O)
402770 (R)

جماعت میں شامل ہو جائیں جہاں جماعت کو عزت بخشتی ہے وہاں بعض اوقات جماعت میں ایسے رخنہ پیدا کرنے کا موجب بھی ہو جایا کرتی ہے جو تباہی کا باعث ہوتا ہے... پس جماعت میں نئے لوگوں کے شامل ہونے کا اسی صورت میں فائدہ ہو سکتا ہے کہ شامل ہونے والوں کے اندر ایمان اور اخلاص ہو، صرف تعداد میں اضافہ کوئی خوشی کی بات نہیں... جو قومیں تبلیغ میں زیادہ کوشش کرتی ہیں ان کی تربیت کا پہلو کمزور ہو جایا کرتا ہے اور ان مجالس کا قیام میں نے تربیت کی غرض سے کیا ہے۔"

(تقریر فرمودہ ۷ ۲/ دسمبر ۱۹۴۱ء
حوالہ الفضل ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۰ء)

پس جماعتی تعلیم و تربیت کے لئے ہی ان تنظیموں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

اجتماعات کی اہمیت

قومی زندگی اور ترقی میں اجتماعات کو ایک اہم مقام حاصل ہے ان کے ذریعہ میل جول اور باہمی تعارف میں اضافہ ہوتا ہے۔ مختلف قوموں اور علاقوں سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں کا باہمی ملاقات اور ان کے اندر اخوت و مودت کے جذبات کو ابھارنے اور ان کے اندر ملی جذبہ کو بے دار کرنے کا موقعہ فراہم ہوتا ہے۔ چونکہ ان اجتماعات کے موقعہ پر مختلف علمی و ورزشی مقابلے بھی کروائے جاتے ہیں جس کے نتیجہ میں اراکین مجلس کو اپنی مخفی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے اور انہیں چمکانے کا موقعہ ملتا ہے۔ 'سبقت فی الخیرات' کے جذبہ سے سرشار ہو کر نیکیوں کے میدان میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں قومی معیار میں اضافہ ہوتا ہے۔ سال بھر اس ہدف کو سامنے رکھ کر اس کی مشق کرتے ہیں۔ اور اپنی صلاحیتوں میں جلا پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ قادیان دارالامان میں اور دنیا کے مختلف ملکوں میں منعقد ہونے والے ذیلی تنظیموں کے اجتماعات شاندار مقاصد اپنے اندر رکھتے ہیں اور یہ اجتماعات دنیا کے میلوں اور اجتماعوں اور جلسوں سے بالکل مختلف و ممتاز نظر آتے ہیں۔

اس قسم کے اجتماعات کے انعقاد سے تمام مجالس کو یہ موقعہ میسر آتا ہے کہ وہ دوسری مجالس کی کارگذاریوں سے آگاہ ہوں اور اپنی کارگذاریوں کا بغور جائزہ لیں۔ گذشتہ خامیوں اور کوتاہیوں اور غفلتوں سے متنبہ رہتے ہوئے تلافی مافات کی بھرپور کوشش کریں اور ایک نئے عزم اور ہمت اور ولولہ کے ساتھ واپس جا کر پہلے سے بڑھ کر مجلس کے پروگرام کو آگے بڑھانے اور اسلامی اخوت اور بھائی چارے کو فروغ دینے اور اپنی سوچوں اور اپنے کاموں میں ہم آہنگی پیدا کرنے، ایک دوسرے کے مسائل سے آگاہ ہونے اور ان کے حل کے لئے ظاہری و آسمانی تدبیر کے ذریعہ کوشش کرنے کا ان کو موقعہ ملتا ہے۔ ان سب سے بڑھ کر دعاؤں، ذکر الٰہی اور عبادات سے پُر کیف قادیان کے مقدس ماحول سے مستفیض ہونے کا ان کو موقعہ ملتا ہے۔ اور ان حسین اور پائیدار یادوں کو زندہ کر کے اپنے دل و دماغ کو معطر کرنے، ایک نئے ایمانی جوش اور جذبہ اور ایمانی تپش اپنے اندر پیدا کرنے کا ان کو موقعہ ملتا ہے۔ جنکا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے جانثار صحابہ کے مقدس ایام سے ہے۔

اجتماع سے حاصل ہونے والا ایک اہم سبق اطاعت اور ڈسپلین ہے۔ اطاعت اپنے اندر وسیع مفہوم رکھتا ہے۔

جماعت احمدیہ ایک زندہ اور فعال نظام رکھتی ہے۔ تمام افراد ایک نظام کی مضبوط لڑی میں منسلک ہیں۔ اس لئے اتحاد و اتفاق کی روح کو قائم رکھنا ضروری ہے تاکہ جماعت کا شیرازہ بکھر نہ جائے اور ہمیشہ امت واحدہ بن کر انسانیت کی خدمت کی جا سکے۔ پس اجتماع کے موقع پر مختلف کھیلوں کا انتظام مختلف مقابلے، تقسیم کار کے اصول پر بہت سے شعبوں کا قیام یہ سب اسی مرکزی روح کو خدام کے دلوں میں جاگزین کرنے کے لئے ہیں۔

پس اس مبارک موقعہ پر جبکہ بھارت کے دور دراز صوبوں سے خدام احمدیت قادیان کی بستی میں جمع ہیں حضرت بانی خدام الاحمدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس تقریر کا کچھ حصہ ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے جو حضور نے پہلے سالانہ اجتماع منعقدہ ۲۵ دسمبر ۱۹۳۸ء کے موقعہ پر کی۔

فرمایا:

قومی ترقی کا تمام تر انحصار نوجوانوں پر ہوتا ہے۔ اگر کسی قوم کے نوجوان ان روایات کے صحیح طور پر حامل ہوں جو اس قوم میں چلی آئی ہوں تو وہ قوم ایک لمبے عرصہ تک زندہ رہ سکتی ہے۔ لیکن اگر آئندہ پود نکمی ہو تو قوم کبھی ترقی نہیں کر سکتی۔ بلکہ جو ترقی حاصل ہو چکی ہو وہ بھی تنزل سے بدل جایا کرتی ہے" اس ضمن میں حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نظام سلسلہ کی کامل پابندی کی طرف اور ان امور مشقیہ کی طرف نوجوانوں کو توجہ دلائی جنکا خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل میں ذکر ہے۔ اور نوجوانوں کو نصیحت فرمائی کہ

۱) احمدیت کے متعلق اپنے دلوں میں جذبہ احترام پیدا کریں ۲) استقلال کا مادہ پیدا کریں۔ ۳) محنت کی عادت ڈالیں ۴) اجتہاد اور قیاسات سے کام لینے سے اجتناب کریں۔ (اگر کسی جگہ خدام کو پہنچنے کو کہا جائے اور اس وقت بارش ہو جائے یا کوئی اور آفت آجائے تو یہ قیاس کر کے گھر میں نہیں بیٹھنا چاہئے کہ وہاں اس وقت کوئی نہیں آیا ہوگا۔ بلکہ ہر حال میں وقت مقرر پر وہاں پر پہنچ جانا چاہئے) ۵) وسعت نظر پیدا کریں اور حالات حاضرہ سے گہری واقفیت حاصل کر لیں۔ ۶) دیانت کی روح پیدا کی جائے۔ ۷) خدمت خلق کے کاموں میں حصہ لیا جائے۔ ۸) سچائی کو اختیار کیا جائے۔ ۹) اپنے مقصد کو ہر وقت اپنے سامنے رکھا جائے۔ ۱۰) اپنے آپ کو کام کے نتائج کا ذمہ دار قرار دیا جائے۔ ۱۱) اگر کوئی قصور ہو جائے تو سزا برداشت کرنے کے لئے تیار رہیں۔ ۱۲) اس امر کو سمجھا جائے کہ جو شخص قوم کے لئے فنا ہوتا ہے وہ فنا نہیں ہوتا اور یہ کہ جب تک قوم زندہ ہے اس وقت تک ہی حقیقی زندگی باقی ہے۔ پس قومی زندگی کے قیام کے مقابلہ میں انفرادی قربانی کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ ۱۳) صرف اپنی ہی اصلاح نہ کی جائے بلکہ اپنے ماحول کی بھی اصلاح کی جائے۔ ۱۴) عقل سے کام لیا جائے۔ ۱۵) اطاعت کا مادہ اپنے اندر پیدا کیا جائے۔ ۱۶) ہمیشہ یہ خیال رکھا جائے کہ جماعت کا قدم ترقی کی طرف ہی بڑھے۔

(الفضل 27 دسمبر 1938)

پس اجتماع ہمارے لئے محاسبہ اعمال کا موقعہ فراہم کرتا ہے۔ اپنے خامیوں اور کمزوریوں کا جائزہ لینے اور ان کو دور کرنے اور ایک نئے عزم اور ولولہ کے ساتھ آگے بڑھنے کی تحریص دلاتا ہے۔

پس جو مجالس کارگزاریوں کے لحاظ سے نمایاں پوزیشن حاصل کریں گی وہ مزید آگے بڑھنے کی کوشش کریں اور کمزور مجالس کے ہاتھ تھامے ہوئے اور انہیں بھی لے کر آگے بڑھیں اور جو مجالس کارگزاریوں کے لحاظ سے اس ہدف کو نہیں پا سکیں وہ اپنے اندر نمایاں تبدیلی پیدا کریں۔ تمام رخنوں

کو دور کریں۔ دعا اور تدبیر کے ساتھ اپنے کاموں میں بہتری پیدا کرنے کے لئے جد جہد کریں۔ اپنے دلوں میں والدہ مہربان کا ساجذبہ پیدا کریں جو ہر حال میں اپنے بچہ کی بھلائی کی فکر میں لگی رہتی ہے۔ اس کے لئے رات دن کوشش کرتی ہے۔ جماعت کی ترقی اور بھلائی کے لئے ہر دم کوشش کریں۔ بالآخر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کو ہر جہت سے مبارک فرمائے اور اس کے دوررس نیک نتائج بر آمد فرمائے۔ (آمین)

زین الدین حامد

اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ

قادیان اور دفتر کا سنگ بنیاد

الحمد للہ خدا کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ قادیان کا سالانہ اجتماع گزشتہ سالوں کی طرح سال ہٰذا میں منعقد کیا گیا۔

قادیان ۱۱ر ستمبر ۲۰۰۰ء مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان کا سہ روزہ اجتماع مورخہ 10, 9,8 بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مہمان خصوصی تھے۔ اجتماع کے جملہ پروگراموں میں محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ بھارت بھی شریک ہو کر خدام کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔ اس موقعہ پر اجتماع کے آخری روز دفتر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے سنگ بنیاد کی تقریب بھی عمل میں لائی گئی۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز نے اس غرض کے لئے تقریباً پونے تین لاکھ روپے تحفۃً عنایت فرمائے ہیں۔ تعمیر چند ماہ تک مکمل ہو جائیگی۔ جس سے مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے کاموں میں مزید بہتری لائی جا سکے گی۔ محترم ناظر صاحب اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے صبح ساڑھے نو بجے سب سے پہلے دفتر خدام الاحمدیہ کا سنگ بنیاد ایوان خدمت کے عقب میں افزائے صحت خدام کلب کے پاس رکھا۔ موصوف نے سنگ بنیاد کی پہلی اینٹ نصب فرمائی۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت و سابق صدر صاحبان اور بعض اراکین مجلس عاملہ اور درویشان کرام نے بھی تنصیب اینٹ کی سعادت حاصل کی۔ اور دعا کے بعد یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔ بعد ازاں افتتاحی اجلاس مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے فرمائی۔ محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ بھارت و مہتمم صاحب مقامی اسٹیج پر آپکے ساتھ موجود تھے۔ قبل ازیں پرچم کشائی کی تقریب بھی عمل میں لائی گئی۔ ناموافق موسم کی وجہ سے تمام پروگرام اجتماع گاہ کی بجائے مسجد اقصیٰ میں کئے گئے۔ اور بعد ازاں علمی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔

اس اجتماع کی اختتامی تقریب مورخہ ۱۰ر ستمبر کو مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت محترم محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت منعقد ہوئی۔ آپ کے ساتھ مہتمم صاحب مقامی بھی ہم نشین تھے۔ حاضرین سے تمام مسجد بھری ہوئی تھی۔ تلاوت، عہد، نظم کے بعد صدر صاحب اور مہتمم صاحب مقامی حاضرین کو مخاطب ہوئے۔ بعد ازاں مکرم اسد اللہ صاحب نے شکریہ احباب ادا کیا۔ اور بعد ازاں خدام و اطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ اور دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اطلاع کریں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۵۰۸۴:- میں ڈاکٹر عبدالحفیظ ولد مکرم عبدالرزاق صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈاکٹری عمر ۵۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰۰۰-۴-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ مری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج ذیل ہے۔

۱۔ اس وقت بنگلور میں میری ذاتی جائیداد تقریباً ساڑھے تین ایکڑ زمین ہے۔ جس کی اس وقت قیمت اندازاً پندرہ لاکھ -/1500000 روپے ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

۲۔ خاکسار کو اپنے والدین کی طرف سے کسی قسم کی کوئی جائیداد نہیں ملی۔

۳۔ اس وقت خاکسار کا ذریعہ آ۔ طبابت میڈیکل پریکٹس ہے۔ جس سے مجھے -/4500 اندازاً ساڑھے چار ہزار روپے ماہانہ آمد ہوتی ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہونگا۔ اس کے علاوہ اگر کوئی آمد یا جائیداد کبھی پیدا کروں تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہونگا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ العمل تصور کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد حمید کوثر قادیان	ڈاکٹر عبدالحفیظ قادیان	وحیدالدین شمس قادیان

وصیت نمبر ۱۵۰۸۵:- میں ڈاکٹر رافعہ خاتون زوجہ مکرم ڈاکٹر عبدالحفیظ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طبابت تاریخ پیدائش ۲۶ ستمبر ۱۹۴۸ پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ ۲۰۰۰-۴-۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ میں احمدیہ شفاخانہ میں میڈیکل پریکٹس کر رہی ہوں اس وقت میری تنخواہ -/5742 روپے ہے۔ اس کے ۱۰/۱ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔

۲۔ میرا ایک مکان قادیان میں سوا دو کنال زمین پر مشتمل ہے۔ جس کی زمین سمیت موجودہ قیمت تیرہ لاکھ روپے -/13,00000 روپے ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔

۳۔ میرے والد مرحوم کا ایک آبائی مکان شاہجہانپور (یو۔ پی) میں ہے۔ جو ہم پانچ بہنوں میں مشترکہ ہے۔ جس کی تقسیم ابھی تک نہیں ہوئی۔ تاحال اس میں سے کچھ ملنے کی امید نہیں ہے اگر اس آبائی مکان میں سے مجھے کچھ ملا تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کر دوں گی۔

۴۔ میرا حق مہر-/6666 چھ ہزار چھ صد چھیاسٹھ روپے بذمہ خاوند ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔

زیورات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

دو ہار سونے کے، دو چوڑیاں سونے کی، چار انگوٹھیاں سونے کی، ان زیورات کا وزن دس (۱۰) تولے ہے اور ان زیورات کی قیمت چھیالیس ہزار روپے -/46000 روپے ہے۔

اس کے علاوہ میں اگر کوئی جائیداد بناؤں گی یا آمد ہو گی اُس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل تصور کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
بشیر احمد طاہر قادیان	رافعہ خاتون قادیان	محمد حمید کوثر قادیان

NAVNEET JEWELLERS

Ph. (S) 70489
(R) 70233, 70847

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All Kinds of *rings* & *"Alaisallah"* rings olso sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

وصیت نمبر ۱۵۰۸۶:- میں فضل حق خان ولد مکرم شمس الحق خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰۰۰-۴-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ اس وقت میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ البتہ والدین کی جائیداد مکان و زمین کیرنگ اڑیسہ میں ہے۔ والدین بقید حیات اور موصی ہیں والدین کے علاوہ پانچ بھائی دو بہنیں حصہ دار ہیں۔

مذکورہ بالا آبائی جائیداد میں سے جب بھی مجھے حصہ ملے گا اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کردوں گا اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میرا ذریعہ آمد صدر انجمن احمدیہ قادیان سے ملنے والی ماہوار مبلغ -/2245 روپے تنخواہ مع الاؤنس ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ اگر کبھی مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل تصور کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ملک محمد مقبول طاہر	فضل حق خان قادیان	شریف احمد قادیان

پروگرام سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت 2000ء

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت اور منظوری سے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا 31واں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا 22واں سالانہ اجتماع ستمبر کی 25اور 27,26 تاریخوں میں (بروز سوموار، منگل، بدھ) مرکز احمدیت قادیان میں منعقد ہو رہا ہے (انشاء اللہ)۔ اس موقعہ پر ہونے والے مختلف علمی وورزشی مقابلہ جات کا تفصیلی پروگرام پیش ہے۔ چونکہ یہ اجتماع موجودہ صدی کا آخری اجتماع ہے علاوہ ازیں اس موقعہ پر آئیندہ دو سال کے لئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا انتخاب بھی ہونا ہے۔

لہٰذا تمام قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ اس بابرکت اجتماع میں زیادہ سے زیادہ خُدام واطفال کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے۔ اور اس میں شریک ہونے والوں کو بے انتہا برکتوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

حُسن کارکردگی: (۱)- اسکے لئے بھارت کی جملہ مجالس خُدام واطفال کے درمیان موازنہ ہوگا۔ اوّل، دوئم وسوئم آنے والی خُدام واطفال کی مجالس کو انعام دیئے جائیں گے۔ لائحہ عمل میں وہ جملہ امور درج ہیں جو موازنہ کے وقت ملحوظ رکھے جائیں گے۔

(۲)- جس مجلس کی سالانہ اجتماع میں زیادہ نمائندگی ہوگی اس مجلس کو خصوصی انعام دیا جائیگا۔ اسی طرح اس صوبائی قائد کو بھی انعام دیا جائیگا جس صوبہ سے زیادہ نمائندگی ہوگی۔

علمی مقابلہ جات خُدام

مقابلہ حُسن قراءت (الف، ب، ج) وقت دو۲ منٹ

مقابلہ نظم خوانی (الف، ب، ج) وقت تین۳ منٹ

☆ - مکمل قصیدہ حفظ سنانے والے کیلئے بھی خصوصی انعام ہے۔ خُدام اور اطفال کا الگ الگ مقابلہ ہوگا۔

نظم خوانی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے کلام کے علاوہ صحابہ کرامؓ وصحابیات حضرت مسیح موعودؑ کے کلام بھی پڑھے جاسکتے ہیں۔

مقابلہ تقاریر (عناوین) وقت چار منٹ (الف، ب، ج)

(۱) سیرت آنحضرت ﷺ کا کوئی ایک پہلو۔
(۲) ایم ٹی اے کے فوائد وبرکات۔
(۳) دعوت الی اللہ اور خُدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں۔
(۴) موجودہ زمانے کی معاشرتی خرابیاں اور اُن سے بچنے کے طریق۔

مقابلہ کوئز مشاہدہ ومعائنہ پیغام رسانی

کوئز پروگرام میں حصہ لینے والے خُدام سے مقابلہ سے قبل ایک تحریری ٹیسٹ لیا جائے گا۔ اُس میں کامیاب ہونے والی ٹیموں کو ہی مقابلہ میں شریک کیا جائے گا۔

ورزشی مقابلہ جات خُدام

(۱) بیڈ منٹن سنگلز (۲) دوڑ 100 میٹر و 200 میٹر (۳) Slow cycle Race (۴) فٹ بال (۵) والی بال (۶) نیشنل کبڈی (۷) رسہ کشی (۸) لانگ جمپ (۹) shot put (۱۰) کرکٹ۔ (یہ کھیل وقت ملنے کی صورت میں ہی کروایا جائے گا۔)
(۱۱) میوزیکل چیئر (35 سال سے اوپر کے خدام کے لئے)

علمی مقابلہ جات اطفال

☆ - مقابلہ حُسن قراءت (الف، ب، ج) وقت $1\frac{1}{2}$ منٹ ☆ - مقابلہ نظم خوانی (الف، ب، ج) وقت $1\frac{1}{2}$ منٹ

☆ - مقابلہ تقاریر (الف، ب، ج) وقت 3 منٹ

عناوین تقاریر: (۱)- سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۲) سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام
(۳)- اطفال الاحمدیہ کا روشن مستقبل (۴)- اطاعت و فرمانبرداری

☆ مقابلہ بیت بازی ☆ کوئز (اسکے علاوہ مجلس انصار اللہ کے زیر انتظام اطفال کے لئے ایک دینی مقابلہ ہوگا۔)

ورزشی مقابلہ جات اطفال

(۱) فٹ بال (۲) بیڈ منٹن سنگلز (۳) نشانہ غلیل
(۴) دوڑ 100 میٹر (گروپ A/B) (۵) نیشنل کبڈی (۶) تین ٹانگ کی دوڑ
(۷) بچوں کی دلچسپ کھیلیں۔

نصاب کوئز خُدام و اطفال:

(۱) کتاب دینی معلومات (۲) معلومات عامہ 99 (General Knowledge) (۳) آڈیو راؤنڈ
(۴) Dot Board راؤنڈ (۵) خطبات حضرت امیر المؤمنین (اخبار بدر کے ماہ جنوری ۲۰۰۰ء کے شماروں میں جو خطبات طبع ہوئے ہیں اُن میں سے سوالات ہوں گے۔)

خصوصی تربیتی اجلاس:

اجتماع کے موقع پر علمی و تربیتی امور کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی خاص موضوع پر تقریر رکھی جائیگی۔

صنعتی نمائش

اس سال اجتماع کے موقعہ پر ایک صنعتی نمائش کا اہتمام کیا جائیگا اور اول دوم سوم آنے والے خدام کو انعام دئے جائیں گے۔ (اسکی تفصیل سے بذریعہ سرکلر مجالس کو قبل ازیں آگاہ کر دیا گیا ہے۔)

انتخاب:-

آئندہ دوسال (کیم نومبر ۲۰۰۰ء تا ۳۱/اکتوبر ۲۰۰۲ء) کیلئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا انتخاب عمل میں آئیگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

قادیان دار الامان میں

20ویں صدی کا
آخری

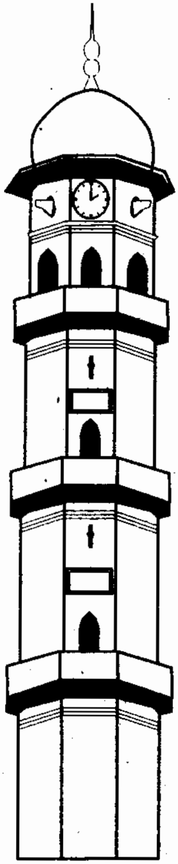

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا 31واں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا 22واں

سالانہ اجتماع

25 26 27 ستمبر 2000ء (سوموار، منگل، بدھ)

☆ملکی سطح پر نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی مجالس کو انعامات دئے جائینگے۔

☆علمی و ورزشی مقابلہ جات

☆بین الصوبائی وبین المجالس دلچسپ مقابلے

☆علماء کرام کے دروس وپُر معارف تقاریر ☆صنعتی نمائش کا انعقاد

☆نئی قائم شدہ مجالس کے نمائندوں کی شرکت اوران کے تاثرات

دعاؤں۔ ذکر الٰہی۔ زیارت مقامات مقدسہ کا بہترین موقعہ۔ مجالس کو اپنی کارگزاریوں کا جائزہ لینے۔ تلافی مافات کی کوشش کرنے اور سبقت فی الخیرات کے جذبہ سے سرشار ہو کر آگے بڑھنے کا بہترین موقعہ!!